راہِ تربیت

حصہ دوم

تالیف

حضرت مولانا انیس احمد نعمانی صاحب
مہتمم جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

ناشر
مکتبہ دعوۃ الصدق ہرسولی ضلع مظفرنگر یوپی

راہِ تربیت

حصہ دوم

تالیف

حضرت مولانا انیس احمد نعمانی صاحب
مہتمم جامعہ عربیہ امداد الاسلام ہرسولی

ناشر

مکتبہ دعوۃ الصدق ہرسولی ضلع مظفر نگر یوپی

نام کتاب ~~[illegible]~~ راہ تربیت حصہ دوم

تالیف ــــــــ حضرت مولانا انیس احمد نعمانی صاحب

صفحات ~~[illegible]~~ ۱۱۲

اشاعت اوّل ~~[illegible]~~ شوال سنہ ۱۴۱۴ھ

کتابت ~~[illegible]~~ محمد سعد عرف سیودا شوری استاد جامعہ ہرسولی

باہتمام ــــــــ مولانا محمد فرقان صاحب ناظم مکتبہ دعوۃ الصدق ہرسولی

کتاب حاصل کرنے کے پتے...

۱ــــ مکتبہ دعوۃ الصدق ہرسولی ضلع مظفر نگر یو، پی

۲ــــ کتب خانہ حیات الاسلام مرکز والی مسجد قصبہ شاہ پور ضلع مظفر نگر یو، پی

۳ــــ صدیقی بکڈپو قصبہ شاملی ضلع مظفر نگر یو، پی۔

۴ــــ مکتبہ رشیدیہ محلہ مبارک شاہ سہارن پور۔

۵ــــ مکتبہ علمیہ " " "

۶ــــ کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

۷ــــ مکتبہ طیبہ دیوبند

۸ــــ زم زم بکڈپو دیوبند

۹ــــ ربانی بکڈپو لال کنواں دھلی ۶ 9811504821

۱۰ــــ اختر بک ڈپو مرکزی مسجد (پھولس والی) بڑوت ضلع باغپت۔

۱۱ــــ قاسمی کتب خانہ نزد سڑک والی مسجد موضع لوڈہ ضلع مظفر نگر یو، پی

۱۲ــــ شریف خان نعیم خان مسجد قاضیان لوہیا بازار مظفر نگر یو، پی

[illegible]

9427490454

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
ا	میت کے احکام کا بیان	۷
۱	مردے کو نہلانے کا مسنون طریقہ۔	۷
۲	میت کو غسل اور کفن دینے کی فضیلت۔	۹
۳	کفن کی وضاحت۔	〃
۴	کفن کی پیمائش کا نقشہ۔	۱۱
۵	کفنانے کا طریقہ۔	۱۲
۶	نماز جنازہ کا وقت۔	〃
۷	فرائض نماز جنازہ۔	۱۳
۸	سنن نماز جنازہ۔	〃
۹	شرائط نماز جنازہ۔	〃
۱۰	بالغ مرد و عورت کے لیے یہ دعا پڑھے۔	۱۴
۱۱	اگر نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔	〃
۱۲	اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھے	۱۴
۱۳	جنازہ اٹھانے کا ثواب۔	۱۵
۱۴	میت کو قبر میں اتارنے کا طریقہ	〃
۱۵	قبر کی نوعیت۔	۱۶
ب	عیدین کا بیان	۱۷
۱۶	عیدین۔	۱۷
۱۷	عید کی فضیلت۔	〃
۱۸	عیدین کی سنتیں۔	〃
۱۹	تکبیر تشریق۔	۱۸
۲۰	قربانی۔	〃
۲۱	عیدین کی نماز۔	۲۰
۲۲	عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ۔	〃
ج	نفل نمازوں کا بیان	۲۲
۲۳	نفل نماز کی فضیلت۔	۲۲

۲۴	نماز تحیۃ الوضو ۔	۲۲
۲۵	نماز تحیۃ المسجد ۔	〃
۲۶	نماز تہجد ۔	۲۳
۲۷	نماز اشراق ۔	〃
۲۸	نماز چاشت ۔	〃
۲۹	نماز اوّابین ۔	۲۴
۳۰	نماز استخارہ ۔	〃
۳۱	نماز استخارہ کا طریقہ ۔	〃
۳۲	صلوٰۃ التسبیح ۔	۲۶
۳۳	صلوٰۃ التسبیح کے چند مسائل ۔	۲۷
۳۴	نماز استسقاء ۔	〃
۳۵	کسوف اور خسوف کا ثبوت ۔	۲۹
۳۶	سورج گرہن کی نماز ۔	〃
۳۷	چاند گرہن کی نماز ۔	〃
ح	**زکوٰۃ کا بیان**	۳۱
۳۸	زکوٰۃ نہ دینے پر وعید ۔	۳۱
۳۹	نصاب زکوٰۃ ۔	۳۲
۴۰	زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرطیں ۔	〃
۴۱	صدقۂ فطر کے احکام ۔	〃
ط	**روزہ کا بیان**	۳۴
۴۲	روزہ کی قسمیں ۔	۳۴
۴۳	فرائض روزہ ۔	۳۵
۴۴	سنن روزہ ۔	〃
۴۵	مفسدات روزہ ۔	〃
۴۶	کفارۂ روزہ ۔	۳۶
۴۷	تراویح ۔	〃
۴۸	اعتکاف ۔	۳۷
۴۹	اعتکاف کا ثواب ۔	۳۸
۵۰	اعتکاف کی قسمیں ۔	〃
ی	**حج کا بیان**	۴۰
۵۱	حج کی قسمیں ۔	۴۰
۵۲	فرائض حج ۔	〃
۵۳	واجبات حج ۔	۴۱
۵۴	سنن حج ۔	〃
۵۵	تلبیہ ۔	۴۲
۵۶	نیک کاموں کے بعض دنیوی فائدے ۔	۴۳
۵۷	برے کاموں کے بعض دنیوی نقصانات ۔	۴۴

۵۸	بڑے بڑے گناہ۔	۴۵
۵۹	اسلامی تاریخ کی ابتداء۔	۴۸
ز	**عیادت وتعزیت کا بیان**	۵۰
۶۰	عیادت کرنے کا ثواب۔	۵۰
۶۱	تعزیت کرنیکا صحیح طریقہ۔	〃
۶۲	ایصال ثواب کا حدیث سے ثبوت	۵۱
۶۳	ایصال ثواب کا مسنون طریقہ۔	۵۲
۶۴	زیارت قبور۔	〃
ح	**صحت وتندرستی کا بیان**	۵۵
۶۵	کچھ صحت کے بارے میں۔	۵۵
۶۶	صحت کی حفاظت کا حدیث سے ثبوت	〃
۶۷	اصول صحت۔	۵۶
ط	**خاندان رسول کا بیان**	۵۹
۶۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف	۵۹
۶۹	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور خاندان۔	۶۰
۷۰	آپ کے چچا اور پھوپیاں۔	۶۰
۷۱	ازواج مطہرات۔	۶۱
۷۲	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلبی اولاد	〃
۷۳	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک۔	۶۲
۷۴	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی پر ایک نظر۔	۶۵
۷۵	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی پر ایک نظر۔	۶۷
۷۶	عشرۂ مبشرہ۔	۶۹
ی	**اسلامی غزوات کا مختصر بیان**	۷۰
۷۷	غزوہ کی تعریف۔	۷۰
۷۸	سریہ کی تعریف۔	〃
۷۹	جنگ بدر۔	۷۱
۸۰	جنگ احد	〃
۸۱	غزوۂ خندق۔	۷۲
۸۲	غزوۂ خیبر۔	〃
۸۳	فتح مکہ۔	۷۳
۸۴	غزوۂ حنین۔	〃
۸۵	غزوۂ تبوک۔	۷۴

ک	اسلامی آداب کا بیان	۷۵
۸۶	کھانے کے آداب۔	۷۵
۸۷	پینے کے آداب۔	〃
۸۸	ملاقات کرنے کے آداب۔	۷۶
۸۹	مجلس کے آداب۔	〃
۹۰	کسی کے یہاں جانے کے آداب۔	۷۷
۹۱	سونے کے آداب۔	〃
۹۲	قضاءِ حاجت کے آداب۔	۷۸
۹۳	دعاء مانگنے کے آداب۔	〃
۹۴	دعوت میں جانے کے آداب۔	〃
۹۵	خوشبو لگانے کے آداب۔	۷۹
۹۶	تیل ڈالنے اور کنگھی کرنیکے آداب۔	〃
۹۷	جوتے پہننے کے آداب۔	۸۰
۹۸	ناخن کاٹنے کے آداب۔	〃
۹۹	پھل کھانے کے آداب۔	〃
۱۰۰	لباس کے آداب۔	۸۱
۱۰۱	تعزیت کے آداب۔	〃
۱۰۲	سفر کرنے کے آداب۔	۸۲

ل	خطباتِ ماثورہ کا بیان	۸۳
۱۰۳	خطبۂ نکاح۔	۸۳
۱۰۴	ایجاب وقبول کرانیکا طریقہ۔	۸۴
۱۰۵	خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ۔	۸۵
۱۰۶	خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ۔	۸۶
۱۰۷	خطبۂ ثانیہ برائے جمعہ وعیدین۔	۸۷
۱۰۸	جمعہ کا مختصر خطبۂ اول۔	۸۹
۱۰۹	جمعہ کا مختصر خطبۂ دوم۔	۹۰
۱۱۰	جمعہ کے خطبہ کے صحیح ہونے کی شرطیں۔	۹۱
۱۱۱	خطبہ کی سنتیں۔	〃
۱۱۲	خطبہ کے مستحبات۔	۹۲
۱۱۳	خطبۂ عید الفطر۔	۹۳
۱۱۴	خطبۂ عید الاضحیٰ۔	۹۵
۱۱۵	عیدین کا خطبہ۔	۹۷
م	چہل حدیث	۹۸

میّت کے احکام کا بیان

جب کسی مسلمان کی موت قریب آجائے اور جان کنی شروع ہونے لگے تو اس کو چت لٹادو، اور اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کردو، اور سر اونچا کردو تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہوجائے، اور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمۂ طیبہ پڑھو تاکہ تم سے سن کر وہ بھی پڑھ لیوے لیکن اس سے یہ مت کہو پڑھ، اس لیے کہ وہ سخت مشکل کا وقت ہے. خدانخواستہ پڑھنے سے انکار کردے یا منہ سے کچھ اور نکل جائے، سورۂ یاسین شریف پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے۔ اس کے سرہانے یا کسی اور جگہ اس کے پاس بیٹھ کر یاسین شریف پڑھ دو یا کسی سے پڑھوادو۔

جب روح نکل جائے تو اس کا منہ کسی کپڑے سے اس طرح باندھ دو کہ جس سے اس کا منہ نہ پھیل سکے، اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملاکر باندھ دو اور آنکھیں بند کردو، آنکھیں بند کرتے وقت یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ : پھر اس کو چادر وغیرہ اوڑھاکر نہلانے کا انتظام کرو، اس کے پاس لوبان وغیرہ کی کوئی خوشبو لگادو، حیض ونفاس والی عورت اور جس پر غسل فرض ہو اس کے پاس نہ رہیں اور جب تک اس کو غسل نہ دیدیا جائے اس کے پاس قرآن شریف پڑھنا بھی درست نہیں۔

مردے کو نہلانے کا مسنون طریقہ

یہ ہے کہ ایک پاک تختہ کو جس پر مردے کو نہلانا ہے لوبان وغیرہ کی تین

یا پانچ یا سات دفعہ دھونی دی جائے اور مردے کو تخت پر لٹا کر اس کے کپڑے نکالے جائیں ناف سے لیکر زانوں تک ایک کپڑا ڈالا جائے تاکہ ستر چھپا رہے پہلے مردے کو استنجا کرادو لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانوں تک پڑا ہے اس کے اندر دھلاؤ پھر اس کو وضو کرادو لیکن نہ کلی کراؤ اور نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ پہلے منھ دھلاؤ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر اور اگر روئی تر کر کے تین دفعہ دانتوں اور مسوڑوں میں پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بہتر ہے اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا عورت حیض و نفاس میں مر جائے تو اس طرح سے منھ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے ناک منھ اور کانوں میں روئی رکھدو تاکہ وضو کراتے وقت اور غسل دیتے وقت پانی اندر نہ جائے جب وضو کرا چکو تو سر اور ڈاڑھی کو خطمی یا صابن وغیرہ سے دھوؤ تاکہ صاف ہو جائے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالیں یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا دیں اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر بٹھلا دیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھکر دھو ڈالیں غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں آیا اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں، پھر پورا جسم کسی کپڑے سے پونچھکر کفنا دیا جائے اعضاء وضو، یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں پیر اور گھٹنوں پر عطر لگایا جائے اگر جنازہ مرد کا ہو تو ڈاڑھی

پر بھی عطر لگا دیا جائے۔

مسئلہ: نہلانے کا جو طریقہ اوپر بیان ہوا سنت ہے لیکن اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے۔ بلکہ صرف ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔

میت کو غسل اور کفن دینے کی فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو میت پر کفن ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔

کفن کی وضاحت

مرد کے لیے تین کپڑے کفن میں مسنون ہیں۔ (۱) ایک چادر (۲) ایک ازار (تہبند) (۳) ایک کرتہ۔

عورت کے لیے پانچ کپڑے مسنون ہیں (۱) ایک کرتہ (۲) ایک ازار (۳) ایک چادر (۴) ایک سربند (۵) ایک سینہ بند۔

مسئلہ: اگر کپڑا کم ہو تو مرد کو دو کپڑوں میں کفنایا جائے ایک چادر ایک ازار اور عورت کو تین کپڑے دیے جائیں ایک ازار ایک چادر ایک سربند۔

مسئلہ: اگر نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی مر جائے جو ابھی جوان نہیں ہوئے لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئے تھے تو لڑکے کے کفن میں تین کپڑے دینا اور لڑکی کے کفن میں پانچ کپڑے دینا سنت ہے۔ اگر لڑکی کو پانچ کے بجائے تین اور لڑکے کو تین کے بجائے دو ہی کپڑے دیے جائیں تب بھی کافی ہے غرض

یہ کہ جو حکم بالغ مرد و عورت کا ہے وہی حکم نابالغ لڑکے اور لڑکی کا ہے بالغ مرد و عورت کے لیے یہ حکم تاکیدی ہے اور نابالغ کے لیے بہتر ہے۔

مسئلہ ۱ جو لڑکا یا لڑکی بہت کم عمری میں فوت ہو جائیں کہ جوانی کے قریب بھی نہ ہوتے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ لڑکے کو مردوں کی طرح تین کپڑے اور لڑکی کو عورتوں کی طرح پانچ کپڑے کفن میں دیئے جائیں اور نماز جنازہ اور تدفین حسب دستور کی جائے۔

مسئلہ ۱ میت کے غسل، کفن اور نماز جنازہ کی طرح دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے، اگر بستی میں سے کسی نے بھی یہ فرض ادا نہ کیا تو سب گنہگار ہوں گے۔

کفن کی پیمائش کا نقشہ

نمبر شمار	نام پارچہ	لمبائی	چوڑائی	اندازہ پیمائش	کیفیت
۱	لفافہ (چادر)	پونے تین گز (اڈھائی میٹر)	سوا گز سے ڈیڑھ گز تک (ایک میٹر ۱۲½ سینٹی میٹر سے ایک میٹر ۲۵ سینٹی میٹر تک)	ازار سے چار گرہ زیادہ (ازار سے ۲۵ سینٹی میٹر زیادہ)	چودہ گرہ یا پندرہ یا سولہ گرہ عرض کا کپڑا ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا۔ (۸۰ سینٹی میٹر سے ۹۰ سینٹی میٹر تک)
۲	ازار (تہبند)	اڑھائی گز (تقریباً سوا دو میٹر)	″	سر سے پاؤں تک	″ ″ ″
۳	قمیص یا کفنی	اڑھائی گز سے پونے تین گز تک (سوا دو میٹر سے اڑھائی میٹر تک)	ایک گز (۹۰ سینٹی میٹر)	کندھے سے آدھی پنڈلیوں تک	چودہ گرہ یا ایک گز کے عرض کی تیار ہوتی ہے دو حصہ برابر کر کے چاک کھول کر گلے میں ڈالتے ہیں (۸۰ سینٹی میٹر یا ۹۰ سینٹی میٹر)
۴	سینہ بند	دو گز (ایک میٹر ۸۰ سینٹی میٹر)	سوا گز (ایک میٹر ۱۲½ سینٹی میٹر)	بغل کے نیچے سے آدھی پنڈلیوں تک	بغل سے پنڈلیوں تک باندھا جاتا ہے۔
۵	سربند	ڈیڑھ گز (ایک میٹر ۳۵ سینٹی میٹر)	بارہ گرہ (۷۰ سینٹی میٹر)	جہاں تک آجائے	سر کے بالوں کے دو حصے کر کے ازار میں لپیٹ کر دائیں بائیں جانب سینہ پر ڈالے جاتے ہیں۔

کفنانے کا طریقہ

اولاً تین بند سرہانے پائینتی اور بیچ میں رکھے جائیں پھر سب سے پہلے چادر بچھا کر اس کے اوپر ازار بچھایا جائے اس کے بعد کرتہ بچھا کر اوپر کا حصہ سرہانے کی طرف اکٹھا کر کے رکھدیا جائے اس کے بعد مردے کو کفن پر لٹا کر کرتے کا گریبان سر میں ڈالکر کرتہ برابر کردیا جائے اس کے بعد کفن کو اول بائیں طرف سے لپیٹو پھر دائیں طرف سے لپیٹ کر تینوں بند لگادئے جائیں یہ مرد کا کفن تھا۔

عورت کا کفن اس ترتیب سے رکھا جائے، اوّل سینہ بند[۱] پھر چادر[۲] پھر ازار[۳] اس کے اوپر کرتہ[۴] پھر مردے کو اس پر لٹا کر کرتہ پہناؤ اور سر کے بالوں کے دو حصے کرکے کرتے کے اوپر سینہ پر ڈالدو اور سربند[۵] سر پر رکھا جائے، اس کے بعد کفن بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لپیٹ کر سینہ بند کو باندھدیا جائے اور گرہ لگا دی جائیں نیز سینہ بند اگر کرتہ کے اوپر سینہ پر رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

نماز جنازہ کا وقت

مسئلہ: جس طرح پنج وقتہ نمازوں کے لیے اوقات مقرر ہیں نماز جنازہ کے لیے اس طرح کا کوئی خاص وقت ضروری یا شرط نہیں۔

مسئلہ: نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز عصر کے بعد آفتاب کے زرد ہونے سے پہلے نوافل اور سنتیں پڑھنا تو ممنوع ہیں مگر نماز جنازہ ان اوقات میں بھی بلا کراہت درست ہے۔

مسئلہ: آفتاب کے طلوع، زوال (ٹھیک دوپہر) اور غروب کے وقت دوسری نمازوں کی طرح نمازِ جنازہ بھی جائز نہیں۔

فرائضِ نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار تکبیر کہنا (۲) قیام یعنی کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھنا۔

سُنن نمازِ جنازہ

(۱) پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھنا (۲) دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا (۳) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کرنا۔

شرائط نماز جنازہ

چھ ہیں (۱) میت کا مسلمان ہونا (۲) میت کے بدن اور کفن کا پاک ہونا۔ (۳) میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا (۴) میت کا یا اس کے جسم کا اکثر حصہ سر سمیت موجود ہونا (۵) میت کا نمازی کے آگے رکھا ہوا ہونا (۶) میت کا یا جس چیز پر میت رکھی ہے اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نیت اس طرح کرے اس جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ واسطے اللہ تعالیٰ کے نماز پڑھتا ہوں پیچھے اس امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے پہلی تکبیر کے بعد ثنا یعنی سُبحانک اللّٰھم پڑھے دوسری تکبیر کے بعد

درود شریف جونسی یاد ہو پڑھے۔

تیسری تکبیر کے بعد بالغ مرد اور عورت کے لیے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

اے اللہ بخش دے تو ہمارے زندوں اور مردوں کو اور ہمارے حاضروں اور غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا

اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو اے اللہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ

اس کو اسلام پر زندہ رکھ، اور ہم میں سے جس کو تو وفات دے اس کا

عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

ایمان پر خاتمہ فرما۔

اگر نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ تو اس کو ہمارے لیے پیش رو بنا دے اور اس کو ہمارے لیے اجر و ثواب اور ذخیرہ

ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ؕ

قرار دے، اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا دے۔

اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ تو اس لڑکی کو ہمارے لیے پیش رو بنا دے اور اس کو ہمارے لیے اجر و ثواب اور ذخیرہ

ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ

قرار دے، اور اسکو ہماری شفاعت کرنوالی اور شفاعت قبول کی گئی بنا دے۔

اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

مسئلہ:- اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھ لے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف چار تکبیریں کہہ دینے سے بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:- نماز جنازہ کے بعد وہیں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ ہے سنت سے ثابت نہیں کیوں کہ نماز جنازہ خود دعا ہے۔

جنازہ اٹھانے کا ثواب

حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازہ کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس جائے گا، جن میں سے ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو آدمی صرف نمازِ جنازہ پڑھ کر واپس ہو جائے دفن ہونے تک ساتھ نہ دے ثواب کا (ایسا ہی) ایک قیراط لیکر واپس ہوگا۔

میت کو قبر میں اتارنے کا طریقہ

جنازہ کو پہلے قبلہ کی سمت کے کنارے کے پاس اس طرح رکھیں کہ قبلہ میت کے دائیں طرف ہو، پھر اتارنے والے قبلہ رو کھڑے ہو کر میت کو احتیاط سے اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

مسئلہ:- قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ :- قبر میں اتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اتارا تھا۔
مسئلہ :- قبر میں میت کو اتارتے وقت یا دفن کے بعد اذان کہنا بدعت ہے۔
مسئلہ :- میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اس کو قبلہ رُو کر دینا مسنون ہے۔

قبر کی نوعیت

قبر کم از کم میت کے نصف قد کے برابر کھودی جائے اور پورے قد کے برابر گہری ہو تو زیادہ بہتر ہے، قد سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے، اور موافق اس کے قد کے لمبی ہو، اور چوڑائی نصف قد کے برابر، بغلی قبر بہ نسبت صندوقی (شق) کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو اور بغلی قبر کھودنے سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔
مسئلہ :- اگر زمین نرم یا سیلاب زدہ ہو اور بغلی قبر نہ کھودی جا سکے تو میت کو کسی صندوق (تابوت) میں رکھ کر دفن کر دیں، صندوق خواہ لکڑی کا ہو یا پتھر یا لوہے کا، بہتر یہ ہے کہ صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔
مسئلہ :- قبر کا مُربّع (چوکور) بنانا مکروہ ہے مستحب یہ ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہانِ شُتر (اونٹ کے کوہان) کے بنائی جائے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیے۔ [1]

---

[1] معارف الحدیث، بہشتی زیور، احکامِ میت۔

عیدین کا بیان

عیدین

عیدین کے دن بہت مبارک اور خدائی مہمانی کے دن ہیں ان دنوں میں ہم سب خدا کے مہمان ہیں اسی وجہ سے ان دنوں کا روزہ حرام کیا گیا ہے۔

عید کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ عید کے دن فرشتے راستوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف آؤ تمہیں خوب انعامات ملیں گے تمہیں راتوں کو عبادت کرنے اور دنوں کو روزے رکھنے کا حکم ہوا وہ تم نے پورا کر دیا اب جا کر اپنے انعامات لے لو، پھر جب عید کی نماز ہو جاتی ہے تو خدا کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ جاؤ تم سب کی مغفرت ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ دن آسمانوں میں انعام کا دن کہلاتا ہے۔

عیدین کی سنتیں

عید اور بقر عید کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں (۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا جو پاس موجود ہوں (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو بہت سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ

میں سویرے جانا (۸) قبل عیدگاہ جانے کے عیدالفطر میں کوئی میٹھی چیز مثلاً چھوہارے وغیرہ کھانا اور عیدالاضحیٰ میں نماز سے پہلے کوئی چیز نہ کھانا بلکہ اپنی قربانی کا گوشت کھانا (۹) قبل عیدگاہ جانے کے صدقہ فطر دینا (۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا (۱۱) جس راستہ سے جائے اس کے سوا دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۲) پیادہ پا جانا (۱۳) راستہ میں تکبیر تشریق پڑھتے ہوئے جانا۔

تکبیر تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

یہ تکبیر نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز کے بعد تک (یہ کل تیئس نمازیں ہوتی ہیں) ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے مردوں پر اور آہستہ آواز سے عورتوں پر پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱:۔ تکبیر تشریق اگر اس وقت چھوٹ گئی تو پھر اس کی قضا نہیں ہے، توبہ کرنے سے اس کے چھوٹنے کا گناہ معاف ہو جائے گا۔

قربانی

قربانی کرنے کا بڑا ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو پسند نہیں ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کو ذبح کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے زمین تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہو جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے جانور کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے، سبحان اللہ بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہوگا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں مل جاتی ہیں دین داری کی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اسقدر ثواب کے لالچ میں قربانی کرنا چاہیے، جب قربانی کے دن چلے جائیں گے تو پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی۔

مسئلہ :- جو آدمی صاحب نصاب ہو یا ضرورت اصلی سے زیادہ نصاب کی قیمت کے برابر مال و اسباب رکھتا ہو اگرچہ اس مال پر ایک سال بھی نہ گذرا ہو اس کو عید الفطر کے دن صدقہ دینا اور عید الاضحیٰ کے دن قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ :- بقر عید کی دسویں تاریخ کی صبح صادق سے لیکر بارھویں تاریخ کی شام غروب ہونے تک قربانی کرنے کا وقت ہے ان تین دنوں میں جس دن چاہے قربانی کرے لیکن بہتر دن دسویں تاریخ بقر عید کا دن ہے۔

مسئلہ :- شہر اور قصبہ میں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں، ہاں جن دیہات اور گاؤں میں عید کی نماز نہیں ہوتی وہاں نماز سے پہلے صبح صادق کے فوراً بعد قربانی کر سکتے ہیں۔

مسئلہ :- شہر قصبہ والے اپنی قربانی کسی دیہات یا گاؤں میں بھیج کر اگر نماز عید سے پہلے کرنا چاہیں تو درست ہے۔

مسئلہ :- قربانی کرتے وقت زبان سے نیت اور دعا پڑھنا ضروری نہیں اگر دل سے خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تو قربانی ہو گئی۔

مسئلہ :- بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، ان دس جانوروں کی قربانی کرنا درست ہے، ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور

کی قربانی کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اونٹ، اونٹنی، پانچ سال کے، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، دو سال کے، بکرا بکری، بھیڑ، دنبہ ایک سال کے قربانی کے لیے ہونا چاہیے، ہاں دنبہ اگر خوب فربہ اور تیار ہو اور ایک سال کے دنبہ کے برابر معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کے دنبہ کی قربانی کرنا بھی جائز ہے۔ باقی جانوروں میں اگر وقت پورا ہونے میں ایک دن بھی کم ہوگا تو قربانی کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ فقط ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتے ہیں، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

عیدین کی نماز

عید اور بقرعید کے دن دو دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اس نماز کا وقت سورج نکلنے سے تقریباً بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے، ان دونوں نمازوں کے لیے اذان و تکبیر نہیں، عید کی نماز عید گاہ ہی میں پڑھنا سنت ہے۔ مسجد نبوی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے لیکن اس کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عید گاہ ہی میں نماز عید ادا فرماتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ عید کی نماز عید گاہ ہی میں پڑھنا بہتر ہے۔ ہاں شرعی دینی ضرورت کے پیش نظر شہر کی دیگر مساجد میں بھی عید کی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ

نیت اس طرح کرے، نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عید الفطر

یا عیدالاضحیٰ مع زائد چھ تکبیروں کے پیچھے پیش امام کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھے اور ثنا پڑھے ثنا کے بعد پہلی رکعت میں تین زائد تکبیریں ہوں گی اس طرح کہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں، دوسری تکبیر میں بھی ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں، تیسری تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور باندھ لیں اس کے بعد حسب معمول سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پہلی رکعت پوری کریں، دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے زائد تین تکبیریں کہیں اس طرح کہ پہلی تکبیر کہیں اور ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں دوسری تکبیر میں بھی ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں، تیسری تکبیر میں بھی ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں چوتھی تکبیر کہتے ہوئے بلا کانوں تک ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں اور حسب دستور نماز پوری کرلی جائے۔ [1]

---

[1] بہشتی زیور، مسائل عیدین، رمضان کیا ہے۔

نفل نمازوں کا بیان

نفل نماز کی فضیلت

نفل نمازوں کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے، ایک حدیث میں ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن فرضوں میں کمی رہ جائے گی تو اس کو نفلوں سے پورا کردیا جائے گا۔

نماز تحیۃ الوضو

جب انسان وضو کرے اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت وضو کے بعد پڑھنے کا بہت ثواب ہے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

نماز تحیۃ المسجد

جو شخص مسجد میں داخل ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو اس کو مسجد کی تعظیم کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، مسجد چوں کہ اللہ کا گھر ہے، اس لیے اس کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے، اگر کوئی شخص مسجد میں کئی مرتبہ جائے تو کم از کم ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لے۔

نمازِ تہجد

آخر شب میں کم از کم چار رکعت پڑھی جائیں یہ تہجد کی نفلیں کہلاتی ہیں۔ حدیث شریف میں اس نماز کی بہت فضیلت آتی ہے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ رکعت تک تہجد کی نفلیں پڑھی ہیں اگر آخری شب میں نہ پڑھ سکے تو عشار کے بعد ہی تہجد کی نیت سے کچھ نفلیں پڑھ لے۔

نماز اشراق

جب سورج ایک نیزہ اوپر ہوجائے یعنی سورج نکلنے کے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد دو یا چار نفل پڑھنے کا بڑا ثواب ہے، یہ اشراق کی نماز کہلاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے شخص کی پورے دن مدد فرماتے ہیں جو اشراق کی نماز پڑھتا ہے۔

نماز چاشت

جب نرم دوپہر ہوجائے اور دھوپ ذرا تیز ہوجائے تقریباً دس گیارہ بجے دن کے اس وقت دو رکعت سے لیکر بارہ رکعت تک نفل پڑھنے کا بڑا ثواب ہے یہ چاشت کی نماز کہلاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ہر جوڑ کا انسان کو صدقہ کرنا چاہیے اور چاشت کے وقت دو رکعتیں ان سب کی طرف سے صدقہ ہوسکتی ہیں ؏۔

؏ مشغول آدمی ذرا جگہ بدل کر اشراق کے ساتھ بھی یہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

نمازِ اوّابین

مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم سے کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں پڑھے اس کو اوّابین کہتے ہیں اس نماز کی بھی حدیث شریف میں بڑی فضیلت آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائیں گے۔

نمازِ استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لے لیوے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں، حدیث شریف میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کئے نہ کرے انشاء اللہ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہوگا۔

نمازِ استخارہ کا طریقہ

یہ ہے کہ اوّل دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ
اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے
بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ
ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں، اور تیرے عظیم فضل ۔۔۔ کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو

تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ

(ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے اور میں (کسی بھی کام کی) قدرت نہیں رکھتا اور تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ) نہیں جانتا اور

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ،

تو ہی تمام (پوشیدہ) باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ

اے اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار

وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ

اور دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دے اور اس کو میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں

بَارِكْ لِيْ فِيْهِ ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ

میرے لیے برکت بھی عطا فرما دے ، اور اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے دین

دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ

کے اعتبار سے اور دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے میرے حق میں نہیں ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے

عَنْهُ ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ؛

دور کر دے ، اور جہاں بھی (جس کام میں بھی) میرے لیے بہتری ہو اس کو مجھے نصیب فرما دے اور پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔

جب هٰذَا الْاَمْرَ ، پر پہنچے تو اس کام کا خیال دل میں کرے جس کے لیے استخارہ کیا ہے اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے جب سو کر اٹھے تو جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرے اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن بھی ایسا ہی کرے اسی طرح سات دن تک کرے ان شاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی اور برائی معلوم ہو جائیگی۔

صَلٰوۃُ التَّسبیح

حدیث شریف میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کے پڑھنے والوں کو بہت ثواب ملتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز خاص اہتمام سے سکھائی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ اس سے تمہارے چھوٹے، بڑے، نئے پرانے اگلے، پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اگر ہو سکے تو ہر روز پڑھ لیا کرو اور ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہفتہ میں ایک بار پڑھ لیا کرو اور ہر ہفتہ میں نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک بار پڑھ لیا کرو ہر مہینے نہ پڑھ سکو تو ایک سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو ساری عمر میں ایک دفعہ ضرور پڑھ لو۔ اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نفل کی نیت باندھے سبحانک اللّٰھم، الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ رکوع سے پہلے یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ؛ پھر رکوع میں جاوے رکوع کی تسبیح کے بعد دس دفعہ پھر یہی پڑھے رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، کے بعد دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ؛ کے بعد دس دفعہ پڑھے سجدہ سے اٹھ کر دس دفعہ پڑھے اس کے بعد دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد پھر دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائے اور دس دفعہ پڑھے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اسی ترتیب سے دوسری رکعت کو پڑھے جب دوسری رکعت میں التحیات کے لیے بیٹھے تو پہلے یہی دعا دس دفعہ پڑھے تب التحیات پڑھے اسی طرح چاروں رکعتیں پوری کی جائیں یہ تسبیح ایک رکعت میں پچھتر دفعہ ہوئی اس لیے چار رکعتوں میں تین سو بار پڑھی جائے گی۔

صلوٰۃ التسبیح کے چند مسائل

مسئلہ: ان چاروں رکعتوں میں جو سورت چاہے پڑھے کوئی سورت مقرر نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھی گئیں یا بالکل ہی چھوٹ گئیں تو اگلے رکن میں ان بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے، مثلاً رکوع کی چھوٹی ہوئی تسبیح سجدہ میں سجدہ کی تسبیحات کے ساتھ پوری کر لے غرض یہ ہے کہ ایک رکعت میں پچھتر کا عدد پورا کرتے ہوئے چاروں رکعتوں میں تین سو تسبیحات کا عدد پورا ہو جانا چاہیے، اگر یہ عدد پورا نہ ہوا تو یہ نماز صلوٰۃ التسبیح نہ رہے گی بلکہ نفل نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: تسبیحات کے بھول کر چھوٹ جانے یا کم ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: رمضان شریف میں عورتیں خاص طور سے بعض جگہوں پر جماعت کے ساتھ اس نماز کو ادا کرتی ہیں، یہ جائز نہیں، فرداً فرداً جب جس کا موقعہ ہو پڑھ لیں۔

مسئلہ: ان تسبیحات کو زبان سے ہرگز نہ گنے کیوں کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائیگی، بلکہ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوں ان کو وہیں رکھے رکھے اسی جگہ دباتا رہے۔

نمازِ استسقاء

جب بارش کی سخت ضرورت ہو کنویں، ٹوبولیں، تالاب، خشک ہو جائیں ندیاں اور نالے سوکھنے لگیں، گھاس چارہ کی تنگی ہو جائے، کھیتی خراب ہو جائے

لوگوں میں پریشانی اور اضطراب پھیل جائے اور بارش کی صحیح طلب ہو تو ایسے وقت میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نیز بارگاہِ خداوندی میں بندوں کی گریہ وزاری ہے جو نماز کے علاوہ اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے، لیکن اگر نماز پڑھنا ہی طے ہو جائے تو پھر ضروری ہے کہ بستی یا پھر شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عیدگاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہوں، پورے اخلاص اور دل کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ توبہ واستغفار کرتے رہیں، جب اجتماع ہو جائے تو جماعت سے دو رکعت پڑھی جائیں امام صاحب قرأت آواز سے کریں، سلام پھیرنے کے بعد مثل عیدین کے دو خطبے پڑھے جائیں، دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں پھر دعا مانگیں، قلب رداء "چادر کا پلٹنا" صرف امام صاحب کریں۔

وضاحت:۔ نمازِ استسقاء کے لیے جنگل کی طرف تبھی نکلا جائے جب بارش کی صحیح طلب ہو تاکہ توبہ سچی ہو، دعا دل سے نکلے، آنکھوں سے آنسو ٹپکیں اور رو رو کر دعا مانگی جائے، تاکہ دریائے رحمت جوش زن ہو اور بامراد واپس ہوں معمولی ضرورت میں یہ باتیں پیدا نہ ہوں گی بہت ممکن ہے نامراد واپس ہوں جس سے نمازِ استسقاء کی قدر و منزلت دلوں سے نکل جائے یا کم ہو جائے اور غیروں کو ہنسنے کا موقع ملے۔

فائدہ:۔ امام کو چاہیے کہ نمازِ استسقاء کے لیے جانے سے پہلے لوگوں کو توبہ کرنے، صدقہ دینے اور ظلم کی باتوں سے پرہیز کرنے کی تلقین کرے، دشمنوں سے صلح کرنے کا حکم کرے، اور امام لوگوں سے کہے کہ تین دن روزے رکھیں اور چوتھے دن امام لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے جائے۔

نیز امام کے ساتھ نماز کے لیے سب نکلیں جن میں بچے، بوڑھے، اور مویشی

بھی شامل ہوں، البتہ کسی کافر کو ساتھ نہ لے جائیں۔

مسئلہ ا:۔ نماز استسقاء کا بہتر وقت صبح کا ہے جب کہ سورج طلوع ہو جائے، نماز خطبہ اور دعاء کی جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے ہی وقت تشریف لے جانا نماز استسقاء کے لیے ثابت ہے۔

کسوف اور خسوف کا ثبوت

شریعت میں چاند اور سورج کے گرہن ہونے کے وقت کی بھی نماز آئی ہے فقہ کی کتابوں میں سورج گرہن کو کسوف شمس اور چاند کے گرہن کو خسوفِ قمر کہا جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند و سورج کے گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے نہیں ہوتی بل کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

سورج گرہن کی نماز

جب سورج گرہن ہو تو چاہیے کہ امام کے پیچھے دو رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں جن میں قرأت بہت لمبی اور رکوع وسجدے بھی خوب طویل کیے جائیں، دو رکعتیں پڑھنے کے بعد قبلہ رو بیٹھے رہیں، اور سورج صاف ہونے تک اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے رہیں۔

چاند گرہن کی نماز

چاند گرہن کے وقت کی نماز جماعت کے ساتھ مشروع نہیں ہے

جب تک چاند صاف ہو تنہا تنہا اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہیں۔ ؎

دینی علم

دین کے تمام شعبوں پر مشتمل جامع ترین نصاب ہے، جس میں عقائد
عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاق و سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے،
دینی مدارس، اسلامی مانٹیسری اسکولوں کے طلبہ کے لیے گراں قدر تحفہ ہے
یہ نصاب چار حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے، بعض مدارس کے نصاب میں
داخل ہے۔

؎ معارف الحدیث، بہشتی زیور، آئینہ نماز۔

زکوٰۃ کا بیان

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہماری جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ہر اس عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جس کے پاس بقدر نصاب سونا، چاندی، یا زیور، یا مال تجارت خرچنے، برتنے، اور قرض سے فارغ ہو اور اس پر پورا ایک سال گذر چکا ہو۔

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کو بڑا عذاب ہوگا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، پھر اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے روز اس کا مال گنجا زہریلا سانپ بنا دیا جائیگا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے پکڑ کر نوچے گا، اور یوں کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

نیز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کے پاس سونا چاندی ہو (اور) اس میں سے وہ اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو (عذاب دینے کے لیے) آگ کی تختیاں بنائی جادیں گی، پھر ان کو

دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی کروٹوں اور پیشانی اور پیٹھ (کمر) کو داغ دیا جائے گا اور جب ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر گرم کر لی جاویں گی۔
اس دن میں (جسے قیامت کا دن کہتے ہیں اور) جو پچاس ہزار برس کا ہو گا یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو (اس کو یہی عذاب دیا جاتا رہے گا) پس وہ (حساب کے نتیجہ میں) اپنا راستہ جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف دیکھ لیگا۔

نصاب زکوٰۃ

یہ ہے ساڑھے باون تولے (۶۱۲ گرام ۳۲۰ ملی گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (۸۷ گرام ۴۸۰ ملی گرام) سونا یا زیور یا ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر روپے یا اتنی قیمت کا تجارت کا سامان جس کو تجارت کے ارادے سے خریدا ہو۔
زکوٰۃ میں مال کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے مثلاً چالیس روپے میں ایک روپیہ اور سو روپے میں اڑھائی روپے۔

زکوٰۃ کے واجب ہونیکی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) عقلمند ہونا (۵) مقدار نصاب کا مالک ہونا (۶) مالک ہونے کے بعد اس نصاب پر قمری اعتبار سے ایک سال گذر جانا (۷) اس مال کا قرض اور اپنی حاجت اصلیہ سے زائد ہونا (۸) مال کا بڑھوتری والا ہونا۔

صدقہ فطر کے احکام

(۱) عیدالفطر کے دن صبح صادق کے بعد صدقہ فطر کا دینا ہر مسلمان پر واجب

ہے جو آزاد ہو اور نصاب کے برابر اصلی حاجتوں سے زائد مال کا مالک ہو، اگرچہ اس پر ایک سال نہ گذرا ہو اور وہ تجارت کے لیے بھی نہ ہو۔

(۲) صدقۂ فطر اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے، نابالغ اولاد اگر مالدار ہو تو ان کے مال سے ادا کرے ورنہ اپنے مال سے اور بالغ اولاد مالدار نہ ہو تو اپنی طرف سے ادا کر دینا بہتر ہے۔

(۳) صدقۂ فطر عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ اور اگر پہلے نہ دے سکا تو بعد میں ضرور ادا کرے، اور اگر عید سے پہلے رمضان میں دیدے تب بھی درست ہے۔

(۴) جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہی کو صدقۂ فطر میں آدھا صاع یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت دینا چاہیے، قیمت دینا بھی بہتر ہے۔[1]

---

[1] معارف الحدیث، بہشتی زیور، مسائل زکوٰۃ۔

روزہ کا بیان

اسلام کا چوتھا رکن روزہ ہے، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے جس کو بابُ الریان کہا جاتا ہے، اس دروازہ سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا ان کے سوا کوئی اس دروازہ سے داخل نہ ہوسکے گا (اس دن پکارا جائے گا کہاں ہیں وہ بندے جو اللہ کے لیے روزہ رکھا کرتے تھے اور بھوک پیاس کی تکلیف اٹھایا کرتے تھے) وہ اس پکار پر چل پڑیں گے ان کے سوا کسی اور کا اس دروازہ سے داخلہ نہ ہوگا، جب وہ روزہ دار اس دروازہ سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا اس دروازہ سے داخلہ نہ ہوسکے گا۔

روزہ کی قسمیں

تین ہیں۔ (۱) فرض جیسے رمضان کے روزے اور کفارے کے روزے۔
(۲) واجب جیسے نذر کے روزے اور وہ نفلی روزہ جس کو توڑ دیا گیا ہو اسکی قضا کرنا۔
(۳) نفل جیسے محرم کی نویں، دسویں، یا گیارھویں تاریخ کے دو روزے ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ، شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ، ماہ شوال میں عیدالفطر کے بعد چھ روزے، ایام بیض کے تین روزے پیر اور جمعرات کا روزہ۔

فرائضِ روزہ

تین ہیں (۱) نیت کرنا (۲) صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانا پانی اور کسی چیز کو پیٹ میں نہ جانے دینا (۳) صحبت نہ کرنا۔

سُننِ روزہ

پانچ ہیں۔ (۱) دیر سے سحری کھانا (۲) افطار جلدی کرنا (۳) قرآن شریف کی تلاوت کرنا (۴) بیہودہ باتوں سے بچنا (۵) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا۔

مفسداتِ روزہ

یعنی روزہ کو توڑنے والی چیزیں دو قسم پر ہیں۔

ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے، دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

وہ مفسدات جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے تیرہ ہیں۔

(۱) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منھ میں کوئی چیز ڈالدی اور وہ حلق سے اتر گئی۔

(۲) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اتر گیا (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹالی (۴) قصداً منھ بھر کے قے کرڈالی (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز جبکہ چنے کے دانے کے برابر ہو بلا منھ سے باہر کئے ہوئے کھالینا (۷) کان میں تیل ڈالنا (۸) ناس لینا (۹) دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا جبکہ تھوک پر غالب آجائے۔

(۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لینا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا پی لینا (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی۔

(۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالنا (۱۳) ابر کیا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالاں کہ ابھی دن تھا۔

وہ مفسدات جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

تین ہیں (۱) ایسی چیز جو غذاءً یا دواءً یا لذت کے طور پر استعمال ہوتی ہے قصداً کھا پی لینا (۲) قصداً صحبت کرنا (۳) فصد کھلوائی یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لینا۔

کفّارۂ روزہ

تین طرح سے ادا ہوتا ہے (الف) ایک غلام آزاد کرے لیکن اب مدت سے غلامیت کا دور ختم ہو گیا اس لیے صرف دو صورتوں سے کفّارہ دیا جا سکتا ہے (ب) دو مہینے لگاتار مسلسل روزے رکھے (ج) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی صدقۂ فطر کی مقدار یعنی ایک کلو چھ سو چھتیس گرام گیہوں یا اس کی قیمت ادا کرے۔

تراویح

رمضان المبارک میں عشاء کے فرضوں کے بعد بیس رکعت دس سلاموں سے جماعت کے ساتھ پڑھنا مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اور عورتوں کے لیے الگ الگ اپنے گھروں میں پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۔ ہر چار رکعت تراویح کی پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرنا مستحب ہے۔

اس درمیان میں اختیار ہے چاہے خاموش بیٹھیں یا تسبیحات وغیرہ پڑھتے رہیں لیکن بیکار باتیں کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے لوگوں کی کاہلی اور سستی سے اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن شریف پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہیں آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی تو پھر بہتر یہ ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے۔

مسئلہ :- بعض حضرات رکعت کے شروع میں تو بیٹھے رہتے ہیں اور رکوع میں جاتے ہوئے شریک ہو جاتے ہیں یہ مکروہ ہے اس طرح تراویح کی نماز میں قرآن شریف سننے کا ثواب نہیں ملتا۔

مسئلہ :- بلا کسی مجبوری کے یونہی سستی اور کم ہمتی سے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- تراویح پڑھنا اور تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا یہ دونوں الگ الگ سنتیں ہیں، بعض لوگ قرآن پاک ختم کر کے تراویح سے آزاد ہو جاتے ہیں یہ غلط ہے قرآن ختم ہونے سے تراویح ختم نہیں ہو جاتی۔

مسئلہ :- ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں اور ان کو گراں نہ گذرے اگر گراں گزرے اور ناگواری ہو تو مکروہ ہے۔

اعتکاف

جس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہو اس میں عبادت کی نیت سے بیٹھے رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کا ثواب

اگر خالص اللہ کو راضی کرنے کے لیے اعتکاف کیا جائے تو بہت اونچی اور عظیم الشان عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔

امام زہری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے کام کبھی کرتے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے لیکن جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے اخیر زندگی تک کبھی بھی آپؐ نے رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف نہیں چھوڑا۔ اعتکاف کرنے والوں کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْزٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا ؛

اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لیے بغیر کیے بھی اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والوں کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

(۲) اِعْتِكَافُ عَشْرٍ فِيْ رَمَضَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ ۔

رمضان شریف کے آخری دس دنوں کے اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ (۳) نفل۔

(۱) واجب :۔ اگر کسی نے منت مانی کہ میں تین دن کا اللہ کے لیے اعتکاف کروں گا یا یہ کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اللہ کے لیے دو دن کا اعتکاف کروں گا تو یہ اعتکاف کرنا واجب ہو گیا اور اس کے ساتھ خود بخود روزہ بھی واجب ہو گیا، کیوں کہ واجب اعتکاف بغیر روزے کے نہیں ہوتا۔ لہٰذا جتنے دن کا

اعتکاف ہوگا اتنے ہی دن کے روزے بھی رکھے جائیں گے۔

(۲) سنت مؤکدہ :- رمضان شریف کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے، یہ بیسویں تاریخ کی شام کو سورج چھپنے کے وقت سے شروع ہوجاتا ہے۔ اور عید کا چاند چاہے انتیس کا ہو یا تیس کا چاند ہوتے ہی ختم ہوجاتا ہے یہ اعتکاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بڑی پابندی سے کیا ہے۔

یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی محلّہ بستی میں سے بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہوجاتا ہے۔ اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب کے اوپر اسکا وبال ہوگا۔

(۳) نفل :- اوپر والے دو اعتکافوں کے سوا باقی سب اعتکاف نفل ہیں ان کا نہ کوئی وقت مقرر ہے کہ کب ہوں اور نہ مقدار کہ کتنی مدت تک زیادہ سے زیادہ تو جتنا کسی کی ہمت ہو اور کم سے کم ایک گھنٹہ ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ کا بھی ہوسکتا ہے۔ [1]

---

[1] بہشتی زیور، مسائل تراویح، رمضان کیا ہے؟۔

حج کا بیان

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے حج کیا اور اس حج میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ کوئی اللہ کی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر واپس ہو گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

اور ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہے۔

حج ہر اس عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے جو بیت اللہ شریف تک آنے جانے کا خرچ اپنے بیوی بچوں کی ضرورت سے زائد رکھتا ہو اور راستہ پُرامن ہو۔

حج کی قسمیں

حج تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) اِفراد یعنی میقات سے احرام باندھ کر صرف حج ادا کرنا (۲) قِران، ایک احرام سے حج اور عمرہ دونوں ادا کرنا (۳) تمتع، احرام باندھ کر پہلے عمرہ ادا کرنا پھر ایام حج میں دوسرا احرام باندھ کر حج ادا کرنا۔

فرائضِ حج

تین ہیں (۱) اِحرام، یعنی دل سے حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا اور

جن چیزوں سے بچنا ضروری ہے ان سے بچنا۔

(۲) وقوف عرفات یعنی احرام کی حالت میں میدان عرفات میں نویں ذی الحجہ کو سورج ڈھلنے کے وقت سے دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی وقت ٹھہرنا خواہ ایک گھڑی کے لیے ہو۔

(۳) کعبہ کا طواف یعنی دسویں ذی الحجہ کی صبح سے بارھویں ذی الحجہ کی شام تک خانہ کعبہ کا طواف کرنا (سات چکر لگانا)

واجباتِ حج

چھ ہیں۔ (۱) وُقوفِ مُزدلفہ یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات صبح صادق سے لیکر سورج نکلنے تک کا درمیانی وقت مقام مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۳) جمروں پر کنکری مارنا۔

(۴) قربانی کرنا (بشرطیکہ حج کے ساتھ عمرہ بھی کر رہا ہو)

(۵) سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔

(۶) رخصت ہونے کا طواف کرنا۔

سُنَنِ حج

نو ہیں۔ (۱) طواف قُدوم یعنی بیت اللہ پہنچتے ہی طواف کرنا۔

(۲) طواف قدوم میں رَمَل کرنا یعنی پہلے تین چکروں میں مونڈھے ہلا کر پہلوان کی طرح چلنا۔ (۳) نویں ذی الحجہ کی رات مِنیٰ میں گذارنا (۴) نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد مِنیٰ سے عرفات جانا (۵) عرفہ میں غسل کرنا (۶) دسویں ذی الحجہ

کی رات مزدلفہ میں ٹھہرنا (۷) ذی الحجہ کی دس گیارہ اور بارہ تاریخ کو منیٰ میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرے رہنا (۸) منیٰ سے واپسی میں تھوڑی دیر کے لیے وادیٔ مُحَصَّب میں ٹھہرنا (۹) احرام کے شروع دن سے دسویں ذی الحجہ تک خوب تلبیہ پڑھنا۔

تلبیہ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں، حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر

لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا

ہوں۔ بلاشبہ تمام تعریفیں اور نعمتیں اور قدرت تیرے لیے ہیں۔

شَرِيْكَ لَكَ ؕ

تیرا کوئی شریک نہیں۔ ۱؎

۱؎ معلم الحجاج، دینی علم حصہ سوم۔

نیک کاموں کے بعض دنیوی فائدے

اعمالِ خیر کا اصل بدلہ تو آخرت میں ملے گا مگر اس دنیا میں بھی نیک کاموں کے ثمرات و برکات اور بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں، جن میں سے چند یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) رزق بڑھنا (۲) طرح طرح کی برکت ہونا (۳) تکلیف و پریشانی دور ہونا (۴) مقاصد میں آسانی ہونا (۵) زندگی بالطف ہونا۔ (۶) بارش ہونا (۷) ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا (۸) اللہ تعالیٰ کا حامی اور مددگار ہونا (۹) فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے دلوں کو مضبوط رکھنا (۱۰) سچی عزت ملنا (۱۱) مراتب بلند ہونا (۱۲) دلوں میں محبت پیدا ہو جانا (۱۳) قرآن شریف کا اس کے حق میں شفا ہونا (۱۴) مالی نقصان کا نعم البدل ہونا (۱۵) روز بروز نعمت میں ترقی ہونا (۱۶) مال بڑھنا (۱۷) قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا، آئندہ نسل میں اس کا نفع پہنچنا (۱۸) زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا (۱۹) مرتے وقت فرشتوں کا خوش خبری سنانا (۲۰) حاجات میں مدد ملنا (۲۱) شکوک و شبہات کا ختم ہو جانا (۲۲) حکومت باقی رہنا (۲۳) اللہ تعالیٰ کا غصہ ختم ہو جانا۔ (۲۴) عمر بڑھنا (۲۵) افلاس و فاقہ سے بچنا (۲۶) تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

بُرے کاموں کے بعض دنیوی نقصانات

اعمالِ بد کی سزا آخرت میں ملے گی مگر دنیا میں بھی ان کی نحوستیں اور نقصانات یقیناً لاحق ہوتے ہیں. جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) علم دین سے محروم ہونا (۲) رزق کم ہو جانا (۳) خدا تعالیٰ سے وحشت ہونا (۴) آدمیوں سے وحشت ہونا بالخصوص نیک آدمیوں سے (۵) اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا (۶) قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا (۷) دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہونا طاعت سے محروم رہنا (۸) عمر گھٹنا (۹) معاصی کا سلسلہ چلنا. (۱۰) ارادۂ توبہ کا کمزور ہو جانا (۱۱) چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ (۱۲) افعالِ شنیعہ میں دشمنانِ خدا کا وارث بننا (۱۳) دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا. اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت کرنا (۱۴) عقل میں فتور ہو جانا (۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا (۱۶) فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جانا (۱۷) پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا (۱۸) حیا و عزت کا جاتا رہنا (۱۹) اللہ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا (۲۰) نعمتوں کا چھن جانا (۲۱) بلاؤں کا ہجوم ہونا عزت و تعریف کے القاب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا (۲۲) شیاطین کا مُسلّط ہو جانا (۲۳) قلب کا پریشان رہنا (۲۴) مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا (۲۵) خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔[1]

---

[1] ماخوذ: "تعلیم الدین"، "بہشتی زیور"۔

بڑے بڑے گناہ

(۱) خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) ماں باپ کو ایذا پہنچانا (۴) کسی عورت کو زنا کی جھوٹی تہمت لگانا (۵) یتیموں کا مال کھانا (۶) کسی عورت سے زنا کرنا (۷) دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا (۸) شراب پینا (۹) کسی پر ظلم کرنا (۱۰) کسی کو اس کے پیچھے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں برا گمان کرنا (۱۲) شراب کی خرید و فروخت کرنا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے ناامید ہونا (۱۵) وعدہ خلافی کرنا (۱۶) ہمسایہ کی بہو بیٹی پر نظر بد ڈالنا (۱۷) امانت میں خیانت کرنا (۱۸) خدا کا کوئی فرض مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ ترک کرنا (۱۹) قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا (۲۰) سچی شہادت چھپانا (۲۱) جھوٹی شہادت دینا (۲۲) جھوٹ بولنا (۲۳) جھوٹی قسم کھانا (۲۴) خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا (۲۵) خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا (۲۶) جمعہ کی نماز کا ترک کرنا (۲۷) ظالموں کی خوشامد کرنا (۲۸) بیاج یا رشوت لینا (۲۹) جھوٹے مقدمہ میں فیصلہ کرنا۔ (۳۰) کم تولنا (۳۱) مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا (۳۲) لڑکوں سے برا کام کرنا (۳۳) حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرنا (۳۴) اناج کی گرانی سے خوش ہونا (۳۵) گناہوں کے کاموں کو ہلکا سمجھ کر کرتے رہنا (۳۶) جانوروں سے جماع کرنا (۳۷) جوا کھیلنا (۳۸) کافروں کی رسمیں پسند کرنا (۳۹) نجومی کی بات کو سچا جاننا (۴۰) اپنی عبادت یا تقوے کا دعویٰ کرنا (۴۱) مردے پر پکار پکار کر رونا (۴۲) کھانے کو برا کہنا (۴۳) ناچ دیکھنا (۴۴) دکھاوے کے لیے عبادت

کرنا (۴۵) نفس کے خوش کرنے کے لیے راگ یا باجا سننا (۴۶) کسی کے گھر میں بلا اجازت چلے جانا (۴۷) قدرت ہونے پر نصیحت نہ کرنا (۴۸) کسی سے مسخرا پن کرکے بے حرمتی کرنا (۴۹) عیب جوئی کرنا (۵۰) کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا (۵۱) لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینا (۵۲) ایسی قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو (۵۳) بلا عذر نماز قضا کر دینا (۵۴) کسی مسلمان کو کافر یا خدا کا دشمن وغیرہ کہنا (۵۵) پائجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا (۵۶) کسی کا گلہ شکوہ سننا (۵۷) چوری کرنا (۵۸) مزاروں پر دھوم دھام سے عرس کرنا اور چادر چڑھانا (۵۹) کافروں کی رسمیں اختیار کرنا جیسے شادی وغیرہ میں سہرا باندھنا (۶۰) مردوں کو عورتوں کی وضع اور عورتوں کو مردوں کی سی وضع بنانا (۶۱) کسی صحابی کو برا کہنا (۶۲) علماء دین اور حفاظِ قرآن کو برا کہنا (۶۳) دیاثت یعنی اپنی بہو بیٹی وغیرہ کو حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر راضی ہونا (۶۴) کسی جانور کو آگ میں جلانا ہاں اگر موذی جانور سانپ، بچھو، وغیرہ سے بچنے کے لیے جلاتے کے علاوہ کوئی تدبیر نہ ہو تو مضائقہ نہیں (۶۵) مردار جانور کا گوشت کھانا (۶۶) خنزیر کا گوشت کھانا (۶۷) اپنی عورت سے ظہار کرنا (۶۸) لوگوں کے سامنے ستر کھولنا (۶۹) ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے حقوق میں برابری نہ کرنا (۷۰) اپنے ہاتھ سے شہوت پوری کرنا (۷۱) قطع رحمی کرنا (۷۲) رمضان شریف میں بلا عذر روزہ توڑ دینا (۷۳) کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا (۷۴) باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا (۷۵) جادو سیکھنا اور سکھانا یا اس پر عمل کرنا (۷۶) ڈاکہ ڈالنا۔ (۷۷) کسی صغیرہ گناہ پر مداومت کرنا (۷۸) معاصی پر کسی کی اعانت کرنا یا گناہ پر آمادہ کرنا (۷۹) کسی کا لازمی حق ادا کرنے میں بخل کرنا (۸۰) پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا۔ (۸۱) صدقہ یا ہدیہ دے کر احسان جتلانا (۸۲) قضا و قدر (تقدیر) کا انکار کرنا۔

(۸۳) اپنے امیر سے غداری کرنا (۸۴) کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا (۸۵) اپنے بھائی مسلمان کی طرف تلوار یا چاقو وغیرہ سے مارنے کا اشارہ کرنا۔ (۸۶) احسان کرنے والے کی ناشکری کرنا (۸۷) ضرورت سے زیادہ پانی میں بخل کرنا (۸۸) بھانگ کھانا یا پینا (۸۹) عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا (۹۰) بے ریش لڑکے کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا۔ لہ

تحفۂ ابرار

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مدظلہم کے ارشادات کی تشریح۔

لہ تعلیم الدین، بہشتی زیور، گناہ بے لذت۔

اسلامی تاریخ کی ابتداء

سال قمری میں چھ مہینے انتیس کے اور چھ مہینے تیس کے ہوتے ہیں پورا سال تین سو چوّن دن کا ہوتا ہے۔

اس تاریخ کی ابتدا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے وقت سے ہے اسی لیے اس کو ہجری تاریخ کہا جاتا ہے۔ اس تاریخ کی ابتداء کا سبب یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حاکم یمن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ کے پاس خط لکھا کہ آپ کے یہاں سے جتنے خطوط میرے پاس آتے ہیں ان پر کوئی تاریخ درج نہیں ہوتی کہ کونسا خط کس وقت کا لکھا ہوا ہے؟ لہٰذا آئندہ خطوط تاریخ کے ساتھ لکھا کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام سے مشورہ کیا کسی نے کہا تاریخ کی ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رکھی جائے کہ یہ بڑا عظیم واقعہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند فرمایا کہ اس سے آپ کی وفات کا صدمہ برابر تازہ ہوتا رہے گا۔

بعض حضرات نے آپ کی بعثت پر تاریخ کی بنیاد رکھنے کا مشورہ دیا لیکن حضرت عمرؓ نے اسے بھی رد فرمادیا کہ یہ تاریخ اور بھی رنج و اَلم کا باعث ہوگی کیوں کہ اس وقت ہم ضلالتِ کفر میں تھے۔

یہ عقدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حل کیا اور ہجرت کی طرف اشارہ کیا کہ ہجرت کے وقت سے قوتِ اسلام، فتح و کامیابی، اور دولت اسلام میں روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ لہٰذا اسلامی تاریخ کی بنیاد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مدینہ کے

عظیم تاریخی واقعہ پر رکھی گئی۔ آں حضرتؐ کفار مکہ کی ایذا رسانی سے تنگ آکر بحکم خدا دوشنبہ ۲۷ صفر کو مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے ــــــ جمعہ یا دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول کو قبا پہنچے وہاں چودہ رات قیام فرما کر جمعہ کے روز مدینہ منورہ میں داخل ہوئے چوں کہ ہجرت کا ارادہ آپ کے پیش نظر ابتدائے محرم سے تھا اس لیے سال ہجری محرم ہی سے شروع کیا گیا۔ اور ایک ماہ چھبیس روز کا تفاوت نظر انداز کر دیا گیا۔ [1]

آداب المعاشرت مبوب

حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے مواعظ، مجالس اور ملفوظات سے کثیر اضافہ کرکے ابواب کے ساتھ سہل اور مفید بنایا گیا ہے۔

[1] "ماخوذ ایک عالمی تاریخ"

عیادت و تعزیت کا بیان

عیادت کرنے کا ثواب

بیمار کی مزاج پرسی کو عیادت کہتے ہیں حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت اگر صبح کے وقت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔

صحابہ کرام میں جو بیمار ہو جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

آج کل ہم لوگوں نے اس سنت کو ترک کر دیا ہے جس پر عمل کرنا اہل اسلام کا اخلاقی فریضہ ہے "میت" کے گھر والوں کو تسلی دینا تعزیت کہلاتا ہے مگر آج کل تسلی دیکر غم ہلکا کرنے کے بجائے ایسے الفاظ طریقے، اور صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، جن سے غم میں اور اضافہ ہوتا ہے۔

تعزیت کرنے کا صحیح طریقہ

حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے تعزیت کے لیے اس قسم کے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں کہ بھائی جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب رونے دھونے

سے مردہ تو زندہ ہونے سے رہا نہ اس کا اس میں کچھ نفع، تم وہ کام کرو کہ اس کو بھی نفع ہو اور تم کو بھی، وہ یہ کہ قرآن شریف لیکر بیٹھو اور پڑھ پڑھ کر اس کو بخشو نفلیں پڑھو اور اس کا ثواب اس کو بخشو اللہ اللہ کرو اور اس کا ثواب اس کو پہنچاؤ اس کے لیے دعاء مغفرت کرو اور یہ سوچو کہ وہ جنت میں گیا جہاں یہاں سے زیادہ راحت ہے اور کچھ دنوں میں ہم بھی وہاں پہنچ کر اس سے مل لیوینگے۔

ایصالِ ثواب کا حدیث سے ثبوت

میت کے ثواب پہنچانے کو ایصال ثواب کہتے ہیں کسی کی موت کے بعد رحمت کی دعا کرنا نماز جنازہ ادا کرنا یہ اعمال مسنون ہیں ان کے ساتھ میت کی نفع رسانی کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا کوئی عمل خیر کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچا دیا جائے اسی کو ایصال ثواب کہا جاتا ہے جس کا ذیل کی حدیث سے ثبوت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد ابن عبادہؓ کی والدہ کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ خود سعد موجود نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے تھے جب واپس آئے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو ثواب پہنچے گا، آپؐ نے فرمایا ہاں پہنچے گا اس پر حضرت سعدؓ نے عرض کیا تو میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا باغ اپنی والدہ کے ثواب کے لیے صدقہ کر دیا۔

ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ

اس کی حقیقت شریعت میں فقط اتنی ہے کہ کسی نے کوئی نیک کام کیا اس پر اس کو جو کچھ ثواب ملا اس نے اپنی طرف سے وہ ثواب کسی دوسرے کو دے دیا (خواہ مردہ ہو یا زندہ) وہ اس طرح کہ یا اللہ میرے اس عمل کا ثواب جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ فلاں شخص کو دیدیجئے۔

مثلاً کسی نے خدا کی راہ میں کھانا یا مٹھائی یا کوئی نقد رقم یا کپڑا وغیرہ یا نفل نمازیں پڑھیں نفل روزے رکھے یا نفل حج اور عمرہ کیا یا کلام پاک کی تلاوت کی تسبیحات کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھا یا مستقل خیرات جاریہ قائم کیں۔ مثلاً تعمیر مسجد دینی مدارس یا دینی و مذہبی کتابوں کی اشاعت فی سبیل اللہ کی اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو کچھ اس کا ثواب مجھے ملا ہے وہ ثواب فلاں شخص کو پہنچا دیجئے خواہ اس قسم کا نیک کام آج کیا ہو یا اس سے پہلے عمر بھر میں کبھی کیا تھا دونوں کا ثواب پہنچ جاتا ہے، بس اس قدر شرع سے ثابت ہے۔

اس کے علاوہ جو مختلف رسمیں اور صورتیں (مخصوص قسم کا کھانا بنوانا مخصوص ایام میں ثواب پہنچانا فاتحہ دلوانا وغیرہ) ایصال ثواب کی لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہیں سب بے بنیاد بلکہ گناہ بدعت اور شرک ہیں جن سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

زیارت قبور

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا مگر اب اجازت دیتا ہوں کہ تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو کیوں کہ اس سے دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی یاد اور فکر پیدا ہوتی ہے۔

مسئلہ :- قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا مردوں کے لیے مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک بار قبروں کی زیارت کی جائے اور زیادہ بہتر دن جمعہ کا ہے۔

مسئلہ :- بزرگوں کی قبروں کی زیارت کے لیے سفر کرنا بھی جائز ہے جب کہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا کہ آج کل عُرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسئلہ :- جب قبرستان میں داخل ہوں تو وہاں کے سب اہل قبور کی نیت کر کے ان کو ایک بار سلام کرنا چاہیے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھی اپنے کسی مسلمان بھائی جاننے والے کی قبر پر گذرتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے وہ میت اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے اگرچہ اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سنتا۔

مسئلہ :- اہل قبور کو سلام ان الفاظ میں کرنا چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ؀

مسئلہ :- سلام کے بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کی جانب منھ کر کے جتنا ہو سکے قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچا دے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ دو مرتبہ سورۂ اخلاص تین مرتبہ سورۂ یٰسین شریف سورۂ تبارک الذی وغیرہ جس قدر آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ کر دعا کریں کہ یا اللہ اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچا دے۔

مسئلہ :- میت کے لیے دعاء مغفرت بھی کرنی چاہیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپؐ قبروں کی زیارت اس لیے بھی فرماتے تھے کہ ان کے لیے دعاء مغفرت فرمائیں۔ لہ

جدید تیسیر المبتدی

فارسی کی بنیادی کتاب ہے، مزید قواعد و مصادر کا اضافہ کر کے کتاب کی افادیت کو بڑھایا گیا ہے۔

لہ آداب المعاشرت مبوب، بہشتی گوہر، احکام میت۔

صحت و تندرستی کا بیان

کچھ صحت کے بارے میں

انسان کی زندگی میں جہاں حقوق اللہ، حقوق العباد ہیں اس کے ساتھ ہی کچھ اپنی جان کے بھی حقوق ہیں اس وجہ سے کہ ہماری جان بھی اللہ کی ملک ہے جو ہم کو بطور امانت دے رکھی ہے اس لیے اس کے حکم کے موافق اس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے جس کی ایک حفاظت یہ ہے کہ اپنی جان کی صحت کی حفاظت کرے، دوسرے قوت کی حفاظت کرے۔ تیسرے اپنی جمعیت کی حفاظت کرے یعنی اپنے اختیار سے ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے صحت وقوت میں خلل اور پریشانی پیدا ہو جائے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت وقوت کی حفاظت اور اپنی جان کے حقوق کے بارے میں بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔

صحت کی حفاظت کا حدیث سے ثبوت

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوت والا مومن اللہ تعالےٰ کے نزدیک کم قوت والے مومن سے زیادہ بہتر اور پیارا ہے اور یوں سب میں خوبی ہے۔

اس حدیث میں قوت حاصل کرنے کی ترغیب ہے اور جب قوت حاصل کرنے کا حکم ہے تو قوت کم کرنے والی چیزوں سے احتیاط کرنا اسی سے معلوم ہو گیا۔

حدیث:- ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کے پاس غذا حاصل کرنے آتی ہیں سو اگر معدہ درست ہو تو رگیں صحت لیکر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لیکر جاتی ہیں۔

اس حدیث میں معدہ کی حفاظت کا ارشاد ہے اور حقیقت میں معدہ کی حفاظت ہی پر صحت کا دارومدار ہے اگر معدہ ٹھیک ہے تو صحت بھی ٹھیک ہے اور اگر معدہ خراب ہو گیا تو پھر صحت بھی برباد ہو جاتی ہے معدہ کی حفاظت اور صحت کے لیے چند اصول یہاں درج کیے جاتے ہیں جن کی رعایت سے انشاء اللہ کافی حد تک بیماریوں سے حفاظت رہے گی۔

اصول صحت

(۱) دونوں کھانوں کے درمیان چار پانچ گھنٹے کا وقفہ ضرور رکھا جائے کھانا کھانے کے بعد دوسری غذا اس وقت تک نہ کھائیں جب تک کہ پہلا کھانا پوری طرح ہضم نہ ہو جائے بار بار کھانے اور ایک چیز ہضم ہوئے بغیر دوسری چیز کھانے سے معدے پر بہت زیادہ بار پڑتا ہے اور ہضم میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ نیز غذا کا فائدہ بھی جسم کو حاصل نہیں ہوتا، جو کھانا یا غذائی اشیا آپ کھائیں تازہ اور اچھی طرح پکی ہوئی ہونی چاہئیں، ادھ کچی یا بدمزہ غذا یا باسی کھانا معدہ پر برا اثر ڈالتا ہے۔ اور ایسی غذائیں ہاضمہ کے لیے مضر ہوتی ہیں۔

(۲) بغیر سچی بھوک کے کھانا ہرگز نہ کھائیں، اور نہ بلاوجہ بھوک کو ٹالیں اور کھانے میں دیر ہو، مقررہ وقت پر کھانے کا فائدہ یہی ہوتا ہے کہ اس وقت معدہ غذا کو قبول کرنے کے لیے پوری طرح آمادہ ہوتا ہے۔ اور بھوک خوب لگتی ہے۔

(۳) جب کھانا کھانے بیٹھیں تو طبیعت کو رنج وغم سے دور رکھا جائے اور کوئی پریشانی کی بات نہ کی جائے۔ کھاتے وقت خوش وخرم رہا جائے۔

(۴) کھانا گھبراہٹ یا جلدی میں نہیں کھانا چاہیے۔ بل کہ اطمینان اور سکون کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔

(۵) بھوک سے زیادہ کھانا نہ کھایا جائے، بل کہ تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھانا ختم کر دیا جائے۔

(۶) زیادہ گرم کھانا معدے کے علاوہ دانتوں پر بھی برا اثر ڈالتا ہے۔ معدے میں تیز گرم کھانے سے زخم پڑ سکتے ہیں، پیاس زیادہ لگتی ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

(۷) ثقیل اور دیر میں ہضم ہونے والی چیزیں مثلاً مٹھائی وغیرہ کم مقدار میں استعمال کی جائیں۔

(۸) کھانا کھانے سے کچھ دیر قبل پانی پی لیا جائے اور اگر پیاس لگے تو درمیان میں تھوڑا سا پانی پی سکتے ہیں، لیکن کھانا کھانے سے فوراً پہلے اور فوراً بعد پانی پینا مناسب نہیں ہے اس سے معدے پر خراب اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا کھانا کھانے کے ایک دو گھنٹے بعد پانی پینا چاہیے، بدہضمی اور گیس کے مریضوں کو اس پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔

(۹) روزانہ کم از کم سات آٹھ گلاس پانی پینے سے معدہ اور آنتوں پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔

(۱۰) کھانے کے ساتھ ترش اور چٹ پٹی چیزوں کی عادت نہیں ڈالنا چاہیے۔ چائے وغیرہ کم استعمال کی جائے، ان سے معدہ کمزور ہوتا ہے۔

(۱۱) پھل حسب مقدور ضرور کھایا جائے یہ بہت مفید ہے۔

(۱۲) کھانا کھاتے ہی کام شروع نہ کیا جائے۔ بل کہ تھوڑی دیر آرام کر کے کام شروع کرنا چاہیے کیوں کہ کھانے کے فوراً بعد جسم و دماغ دونوں کو کچھ وقت کے لیے کام کاج اور فکر و پریشانی سے آزاد رکھنا ضروری ہے۔

(۱۳) بار بار جلاب لینا معدے کو خراب کرتا ہے۔

(۱۴) معدے کی خرابی کا علاج دوائیوں کے بجائے غذا کی تبدیلی، پھل کھانے فاقہ کرنے اور کم کھانے سے کیا جائے۔

(۱۵) کبھی کبھی ایک دو روزہ رکھنا بھی صحت کے لیے مفید ہے۔ [۱]

---

[۱] حیوٰۃ المسلمین، نوجوانوں کے مسائل اور ان کا حل۔

خاندانِ رسول کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مُطہّر تمام دنیا سے زیادہ شریف اور پاک ہے اور یہ وہ بات ہے کہ تمام کفارِ مکہ اور آپ کے دشمن بھی اس سے انکار نہ کر سکے، حضرت ابو سفیانؓ نے بحالت کفر شاہ روم کے سامنے اس کا اقرار کیا، حالاں کہ وہ اس وقت چاہتے تھے کہ اگر کوئی گنجائش ملے تو آپ پر عیب لگائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے یہ ہے محمدؐ بن عبداللہ بن عبد المطّلب. بن ہاشم بن عبدِ مناف بن قُصَیّ بن کِلاب بن مُرّہ۔ بن کعب بن لُوَیّ بن غالِب. بن فِہر بن مالِک. بن النَّضر بن کِنانہ بن خُزَیمہ بن مُدرِکہ. بن اِلیاس بن مُضَر بن نِزار بن مَعَدّ بن عدنان۔

یہاں تک سلسلۂ نسب باجماعِ اُمّت ثابت ہے، اور یہاں سے حضرت آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے اس لیے اسے ترک کیا جاتا ہے۔

اور والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف یہ ہے محمدؐ بن آمنہ بنت وہب. بن عبدمناف بن زُہرہ بن کِلاب۔

اس سے معلوم ہوا کہ کلاب. بن مُرّہ میں آپ کے والدین کا نسب جمع ہو جاتا ہے۔

آپؐ کی پیدائش اور خاندان

ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن اور صبح کا سہانا وقت تھا۔ والد ماجد کا نام عبد اللہ اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہ تھا دادا صاحب کا نام عبد المطلب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہاشمی کہلاتا ہے اور آپؐ کی برادری کو قریش کہا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم پیدا ہوئے کیوں کہ کچھ دنوں پہلے والد ماجد کی وفات ہو چکی تھی۔ دادا صاحب نے آپ کا نام مبارک محمدؐ اور والدہ ماجدہ نے احمدؐ رکھا۔

آپؐ کے چچا اور پھوپیاں

آپؐ کے نو چچا تھے (۱) حارث (۲) زبیر (۳) حجل (۴) ضرار (۵) مقوم (۶) ابو لہب (۷) حضرت عباسؓ (۸) حضرت حمزہؓ (۹) ابو طالب۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں میں سے صرف دو چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ مشرف باسلام ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپیاں چھ تھیں (۱) امیمہ (۲) ام حکیم (۳) برّہ (۴) عاتکہ (۵) صفیہ (۶) اروی۔ آپؐ کی پھوپیوں میں سے حضرت صفیہ نے اسلام قبول کیا ہے، عاتکہ اور اروی کے قبول اسلام میں اختلاف ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی دادی کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ ہے۔

ازواجِ مطہراتؓ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ نکاح فرمائے جن میں سے نو بیویاں آپؐ کی وفات کے وقت زندہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی حیات میں کسی اور عورت سے نکاح نہیں فرمایا، جب ان کی وفات ہو گئی تب دیگر ازواج مطہراتؓ سے نکاح فرمایا، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت خدیجہ (۲) حضرت سودہ (۳) حضرت عائشہ (۴) حضرت حفصہ (۵) حضرت زینب بنت خزیمہ (۶) حضرت اُم سلمہ (۷) حضرت زینب بنت جحش (۸) حضرت جویریہ (۹) حضرت میمونہ (۱۰) حضرت اُم حبیبہ (۱۱) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن اجمعین۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں حضرت عائشہؓ کے علاوہ اور سب بیویاں بیوہ آئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلبی اولاد

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد حضرت ابراہیم کے علاوہ حضرت خدیجہؓ سے پیدا ہوئی۔ حضرت ابراہیمؓ آپ کی کنیز حضرت ماریہؓ قبطیہؓ سے پیدا ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے (۱) حضرت قاسمؓ جن کے نام سے آپؐ کی کنیت "ابوالقاسم" مشہور ہے۔

(۲) حضرت عبداللہؓ (طیب وطاہر لقب تھا) (۳) حضرت ابراہیمؓ۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تینوں صاحبزادے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ اور چار لڑکیاں تھیں۔ (۱) حضرت زینبؓ جن کا نکاح ابوالعاص ابن الربیع سے ہوا۔ (۲) حضرت رقیہؓ جن کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

(۳) حضرت ام کلثومؓ ان کا نکاح بھی حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت عثمان غنیؓ ہی سے ہوا، اسی لیے ان کا لقب ذی النورین ہے۔

(۴) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جو پندرہ برس کی عمر میں حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں ـــــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا سلسلۂ نسب صرف حضرت فاطمہؓ سے چلا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک

قد:۔ درمیانی لیکن کچھ لمبائی کی طرف مائل تھا نہایت مناسب، مگر یہ معجزہ تھا کہ جب چند آدمیوں کے ساتھ چلتے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔

رنگ:۔ سفید سرخی ملا ہوا، جس کی رونق اور چمک حسن کو دوبالا کردینے والی تھی۔

بدن مبارک:۔ پورا جسم خوبصورتی اور سجاوٹ کے ساتھ گوشت سے بھرا ہوا اور کسا ہوا تھا، جتنا کوئی غور کرتا خوبصورتی زیادہ معلوم ہوتی تھی، بدن مبارک پر بال کم چمک زیادہ تھی۔

کھال:۔ بہت نرم۔

سرِ مبارک:۔ سرداری کا تاج، عقل و تدبیر کا پیکر، اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔

بھویں:۔ دراز اور باریک، دونوں ابروں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی اور پھڑکتی تھی۔

آنکھیں:۔ بڑی بڑی تھیں جن کے سرخ ڈورے جمال کے ساتھ جلال

کی شان بھی دوبالا کرتے تھے۔

پُتلیاں :۔ بالکل سیاہ۔

سر کے بال :۔ کسی قدر گھونگریالے تھے۔

پلکیں :۔ سیاہ، نوکدار اور لانبی تھی۔

مُنہ مُبارک :۔ مناسب درجہ میں کشادہ، پاکیزگی اور فصاحت کا دیباچہ۔

دانت مُبارک :۔ باریک، روشن اور چمکدار، سامنے کے دانت ایک دوسرے سے کسی قدر جھیدے جن سے گفتگو کے وقت نور نکلتا تھا۔

رخسارے :۔ نرم سُرخی مائل، گویا چاند پر گلاب کی سُرخی، ہموار اور ہلکے نرکہ گوشت سے لٹکے ہوتے۔

ریش مُبارک :۔ (ڈاڑھی) گھنی اور خوبصورتی کے ساتھ بھرپور ریش اور سرِ مبارک میں کچھ بال سفید بھی ہو گئے تھے جن کی تعداد بعض علمائے کرام نے بیس بیان کی ہے۔

ناک مُبارک :۔ بلندی مائل مگر زیادہ اونچی نہ تھی کہ بدنما معلوم ہو، ناک کا بانسا خوبصورتی کے ساتھ اوپر اٹھا ہوا تھا۔

چہرہ مُبارک :۔ چودھویں رات کا چاند، خدا کی قسم چاند سے بہت پیارا نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لانبا بل کہ دونوں کے درمیان وجاہت سے بھرا ہوا تھا مگر کسی قدر گولائی لئے ہوئے، خاموشی کے وقت ہیبت اور عظمت ٹپکتی دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا۔

پیشانی :۔ کشادہ اور روشن گویا سورج کا کنارہ بل کہ حسن و جمال کا سجدگاہ۔

گردن :۔ نہایت خوبصورت چاند جیسی شفاف سانچہ میں ڈھلی ہوئی ایسی صاف کہ مرمر کی صفائی اس کے سامنے شرمندہ۔

دونوں :- مونڈھوں کے بیچ میں نبوت کی مہر کبوتر کے انڈے کے برابر تھی۔

سینہ مبارک :- چوڑا اور ابھرا ہوا تھا۔

شکم مبارک :- (پیٹ) سینہ کے برابر نہ آگے بڑھا ہوا، سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک ہلکی دھاری تھی۔

کلائی :- لانبی اور چوڑی نہایت مضبوط، جیسے شیر کی بل کہ اس سے بھی مضبوط اور طاقت ور۔

ہتھیلیاں :- چوڑی گوشت سے پُر، ریشم سے زیادہ ملائم تھیں، انکیں ایسی خوشبو کہ عطر شرمندہ۔

اعضاء کے جوڑ :- اور ان کی ہڈیاں بڑی، چوڑی، اور مضبوط۔

قدم مبارک :- گوشت سے بھرے ہوئے مناسب، ہموار، جو قوت اور تیزی سے اٹھتے، کشادگی پھرتی اور متانت کے ساتھ رکھے جاتے تھے۔

ایڑی مبارک :- کے اوپر گوشت کم تھا۔

انگلیاں :- ہاتھ پاؤں کی انگلیاں بہت خوبصورت تناسب کے ساتھ لانبی اور نورانی تھیں۔

پسینہ اور لعاب :- کی خوشبو مشک اور عنبر کی مہک کو بھی مات کرتی تھی، کسی سے مصافحہ فرمالیتے تو پورے دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی، پسینہ مبارک کا کوئی قطرہ مل جاتا تو لوگ عطر کی طرح رکھتے تھے۔

رفتار مبارک :- تیز ہوتی، قدم مبارک کسی قدر کشادہ، زمین پر آہستہ پڑتا مگر اس کا اٹھنا قوت کے ساتھ ہوتا تھا۔ متکبروں جیسی اکڑ نہ تھی، نگاہ نیچی رہتی ایسا معلوم ہوتا جیسے ڈھال میں اتر رہے ہیں یعنی کسی قدر آگے کو جھکے ہوئے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی پر ایک اجمالی نظر

۱ سنہ نبوت میں حضرت ابوبکر حضرت علی حضرت خدیجہ حضرت زید رضی اللہ عنہم نے ایمان کی دولت حاصل کی ــــ اسی سال حضرت ابوبکرؓ کی دعوت پر حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف، حضرت سعد ابن ابی وقاص، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم مشرف باسلام ہوئے نیز حضرت ارقم ابن ارقم، حضرت بلال حبشیؓ، حضرت صہیب رومی، حضرت سمیہ، حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح، حضرت ابن زید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا۔

۲ سنہ نبوت میں دعوت اسلام کا سلسلہ خفیہ طور سے جاری رہا، جب مسلمانوں کی تعداد تیس سے زیادہ ہو گئی تو آپ نے ان کے لیے ایک وسیع گھر "دارِ ارقم" مقرر فرما دیا جس میں وہ سب جمع ہو جایا کرتے اور آپؐ ان کو تعلیم فرماتے تھے۔

۳ سنہ نبوت میں آپؐ کو کھلم کھلا لوگوں تک کلمۂ حق پہنچانے کا حکم ہوا۔

۴ سنہ نبوت میں حضرت حمزہؓ اور پھر تین دن بعد حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا، کعبہ میں نماز پڑھی گئی۔

۵ سنہ نبوت میں بعض صحابۂ کرام نے جن میں بارہ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی ان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی حضرت رقیہؓ بھی شامل تھیں۔

۶ سنہ نبوت میں تمام قبائل قریش نے باتفاق رائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام حامیوں سے ہر طرح کے تعلقات ختم کرنے کا

ایک تحریری عہد نامہ لکھ کر کعبہ شریف میں لٹکا دیا۔

۷ سنہ نبوت میں دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا اور محرم کے مہینہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام حامیوں کو مع بنی ہاشم ایک گھاٹی "شعب ابی طالب" میں قید کر دیا گیا۔

۱۰ سنہ نبوت میں شعب ابی طالب کا محاصرہ ختم ہوا اس کے چھ ماہ بعد آپ کے چچا ابو طالب کی وفات ہو گئی اور پھر تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی کا بھی انتقال ہو گیا اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو غم کا سال فرمایا۔ نیز اسی سال آپؐ نے دعوتِ اسلام کی غرض سے طائف کا سفر بھی فرمایا۔

۱۱ سنہ نبوت میں اکثر علماء کے قول کے مطابق آپؐ کو معراج کرائی گئی، اور پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں، نیز اسی سال مدینہ طیبہ میں اسلام پہنچا۔

۱۲ سنہ نبوت میں بیعت عقبہ اولیٰ ہوئی، جس میں قبیلہ اوس اور خزرج کے بارہ آدمی مسلمان ہوئے اور ان سب نے آپؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

۱۳ سنہ نبوت میں آپؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی نیت سے مکہ چھوڑا، آپؐ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلسل تین رات "غارِ ثور" کے اندر چھپے رہے، یہاں تک کہ تلاش کرنے والے مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ بحکم خداوندی اس غار کے دروازے پر پہلی ہی رات میں مکڑی نے جالا تن دیا تھا اور جنگلی کبوتر نے گھونسلہ بنا لیا تھا۔ اس قیام کے دوران صدیق اکبرؓ کے صاحبزادے عبداللہ قریش کی خبریں رات کے وقت برابر پہنچاتے رہے۔ نیز اسی سال عقبہ کی دوسری بیعت ہوئی جس میں تہتر مرد اور دو عورتیں شامل تھیں، ان سب نے آپؐ کے دستِ مبارک پر اسی گھاٹی میں بیعت کی جس میں پہلے کی تھی اسی لیے اس بیعت کا نام "بیعت عقبہ ثانیہ" ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی پر ایک نظر

سنہ ۱ھ ربیع الاوّل کی پہلی تاریخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے "غارِ ثور" سے مدینہ کی طرف چلے ۸ ربیع الاوّل میں آپ قبا پہنچے اور چودہ دن یہاں قیام فرما کر ۲۲ ربیع الاول پیر کے دن مدینہ میں داخل ہوئے۔ اسی سال مسجد قبا، پھر مسجد نبوی تعمیر ہوئی اذان کا حکم ہوا، حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما مشرف باسلام ہوئے۔

سنہ ۲ھ میں نماز کے لیے نیا قبلہ بیت المقدس بنا، غزوۂ بدر ہوا، کافروں کا سردار ابوجہل مارا گیا، رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے۔ غزوۂ بدر سے واپسی پر پہلی مرتبہ عید الفطر کی نماز پڑھی گئی۔ صدقۃ الفطر اور زکوٰۃ اسی سال واجب ہوئے۔ عید الاضحیٰ اور قربانی بھی اسی سال واجب ہوئی۔ اسی سال ماہِ ذی الحجہ میں حضرت فاطمہؓ کی شادی ہوئی۔

سنہ ۳ھ شوال کے مہینہ میں "غزوۂ اُحد" پیش آیا، حضرت حمزہؓ شہید ہوئے اسی سال "غزوۂ غطفان" بھی ہوا جس میں جنگ کی نوبت نہیں آئی۔ قبیلہ کا سردار "دعثور" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ حضرت حسنؓ پیدا ہوئے۔

سنہ ۴ھ میں "بیر معونہ" کا واقعہ پیش آیا جس میں ستر صحابہ کرام کو جو حفاظِ قرآن تھے، بلا کر دھوکہ سے شہید کر دیا گیا۔ صرف حضرت "کعب ابن زید"

زندہ بچ سکے، شراب حرام ہوئی، حضرت حسینؓ پیدا ہوئے۔

۵ سنہ ھ شوال کے مہینہ میں "غزوۂ خندق" پیش آیا، عورتوں کے لیے پردہ کا حکم نازل ہوا، تیمم کی اجازت ملی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا جو حضرت رقیہ رضؓ کے بطن سے تھے۔ اسی سال مدینہ میں زلزلہ آیا، چاند گہن ہوا۔

۶ سنہ ھ میں قریش سے تاریخی معاہدہ ہوا جو صُلح حُدیبیہ کے نام سے مشہور ہے، اس صلح کے بعد مسلمانوں کو کفار مکہ کی طرف سے اطمینان نصیب ہوا، تو تبلیغ کا دائرہ وسیع کیا گیا، اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس اسلام کی دعوت خطوں کے ذریعہ پہنچائی، استسقار کی نماز اسی سال پڑھی گئی۔ حضرت ابوہریرہؓ مشرف باسلام ہوئے۔

۷ سنہ ھ میں "غزوۂ خیبر" ہوا، صلح حدیبیہ کی شرط کے مطابق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا۔

۸ سنہ ھ رمضان کے مہینہ میں مکہ فتح ہوا "غزوۂ حنین وطائف" پیش آیا۔ خالد بن ولید مسلمان ہوئے۔

۹ سنہ ھ رجب کے مہینہ میں "غزوۂ تبوک" پیش آیا۔ حج فرض ہوا، مشرکوں سے متعلق اسلامی حکومت کی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ یہ اعلان حج کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کیا۔

۱۰ سنہ ھ ۲۵ ذی قعدہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے، صحابۂ کرام کی بھی عظیم الشان جمعیت ساتھ ہولی، جسکی تعداد ایک لاکھ سے بھی زائد منقول ہے۔

۱۱ سنہ ھ ۲۸ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور بارہ دن بیمار رہکر

۱۲ ربیع الاول پیر کے دن ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا، بدھ کی رات میں آپ کو حضرت علی حضرت عباس حضرت فضیل حضرت صالح حبشی رضی اللہ عنہم نے غسل اور کفن دیا۔

اس کے بعد علیحدہ علیحدہ نماز جنازہ پڑھی گئی، حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے میں جس جگہ آپؐ کی وفات ہوئی تھی حضرت ابو طلحہؓ نے بغلی قبر کھودی اور حضرت علی حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے آپؐ کو قبر میں رکھا۔

عَشَرَۂ مُبَشَّرہ

یعنی وہ دس پاکیزہ حضرات جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری سنائی۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ (۲) حضرت عمر فاروق رضؓ (۳) حضرت عثمان غنی رضؓ (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۵) حضرت سعد بن ابی وقاص (۶) حضرت زبیر بن عوام (۷) حضرت عبدالرحمان بن عوف (۸) حضرت طلحہ بن عبیداللہ (۹) حضرت عبیدہ بن الجراح (۱۰) حضرت سعید بن زید۔ رضی اللہ عنہم۔ [1]

---

[1] ماخوذ "سیر خاتم الانبیاء، تاریخ الاسلام، بشیر المصطفیٰ، بہشتی زیور، بہشتی گوہر، دینی تعلیم کا رسالہ، دینی مسلم۔

اسلامی غزوات کا مختصر بیان

غزوہ کی تعریف

غزوہ ایسی مہم کو کہتے ہیں جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود شرکت فرمائی ہو، اس کی جمع غزوات ہے۔

سریہ کی تعریف

"سریہ" ایسی مہم کو کہتے ہیں جس میں صرف صحابہ کرام نے شرکت فرمائی ہو اس کی جمع سرایا آتی ہے۔

غزوہ اور سریہ میں بعض علماء کے نزدیک یہ فرق بھی ہے کہ غزوہ میں ایک جماعت کا ہونا ضروری ہے اور سریہ میں کوئی قید نہیں یہاں تک کہ ایک آدمی بھی کہیں بعض دفعہ لڑائی کی دیکھ بھال کے لیے بھیجا گیا تو اس کو بھی سریہ کہدیا گیا ہے۔ بعض محققین کے نزدیک غزوات کل ۲۲ اور سرایا کی تعداد ۴۴ بیان کی گئی ہے۔

مشہور غزوات سات ہیں۔ بدر[1]، احد[2]، خندق[3]، خیبر[4]، فتح مکہ[5] حنین[6]، تبوک[7]۔ جن کا مختصر تذکرہ بصیرت کے لیے کیا جاتا ہے۔

جنگِ بدر

یہ کفر و اسلام کی سب سے پہلی جنگ تھی جس میں کفار قریش کا مسلمانوں سے مقابلہ ہوا، اس جنگ میں کافروں کی تعداد نو سو پچاس تھی اور وہ مسلّح تھے، جب کہ مسلمان صرف تین سو تیرہ بے سروسامانی کے عالم میں تھے اس کے باوجود کفار کو شکست ہوئی اور کافروں کا سردار ابوجہل مارا گیا، خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ یہ غزوہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۲ ھ میں پیش آیا۔

جنگِ اُحد

بدر کے شکست خوردہ مشرکین نے سال بھر کے بعد مسلمانوں سے انتقام لینے کے لیے مدینہ پر چڑھائی کے ارادہ سے تین ہزار جوانوں کا لشکر مدینہ کی طرف روانہ کیا۔ ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی تو آپ سات سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ ان سے جنگ کے لیے نکلے۔ طرفین میں گھمسان کی لڑائی ہوئی، شروع میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری رہا جس میں ۲۲ یا ۲۳ کافر مارے گئے، مگر درمیان میں کچھ غلط فہمی کی وجہ سے مسلمانوں کو شکست ہوئی، جس کے دوران ستر مسلمان شہید ہوئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زخم آئے لیکن پھر اخیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ یہ غزوہ شوال سنہ ۳ ھ میں پیش آیا۔

غزوۂ خندق

قریشِ مکہ اور یہودِ مدینہ نے مل کر مسلمانوں کو تباہ کرنے کی آخری کوشش کی، تمام عرب کے بڑے قبیلوں نے متحد ہو کر دس ہزار آدمیوں کا لشکر جرار مدینہ طیبہ پر حملے کے لیے روانہ کیا، موجودہ حالات کے اعتبار سے شہر سے باہر نکل کر کفار کا مقابلہ کرنا مسلمانوں کے لیے مناسب نہ تھا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق خندق کھودنے کا امر فرمایا۔ چناں چہ خندقیں تیار کرادی گئیں۔ ادھر کفار کا لشکر آپہنچا اور مدینہ کا محاصرہ کر لیا، پندرہ روز تک محاصرہ کئے رکھا، لیکن کفار خندق کو پار نہ کر سکے اور مسلمان محفوظ رہے۔ بالآخر کفار ناکام واپس ہوئے۔ یہ غزوہ ذیقعدہ ۵ھ میں پیش آیا۔

غزوۂ خیبر

یہودِ مدینہ میں سے بنو نضیر جب خیبر میں جا کر آباد ہوئے تو خیبر یہودیت کا مرکز بن گیا یہاں سے لوگ اسلام کے خلاف سازش کر کے مسلمانوں کے خلاف کفار کو بھڑکاتے تھے، لہٰذا حفاظتِ اسلام کے لیے ضروری تھا کہ ان کے مرکز کو ختم کیا جائے تاکہ ان کے شر سے امن ملے اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً سولہ سو صحابہ کے ہمراہ ان پر جہاد کے لیے تشریف لے گئے جنگ و جدال کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور یہود کے تمام قلعے مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے۔ یہ غزوہ جمادی الاول ۷ھ میں پیش آیا۔

فتح مکہ

حدیبیہ میں جو صلح نامہ لکھا گیا تھا مسلمان پوری پابندی کے ساتھ اس پر عامل تھے لیکن قریش برابر عہد شکنی کرتے رہے۔ اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے رہے آخرکار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جہاد کے لیے مدینہ طیبہ سے نکلے اور مکہ کے قریب پہنچے مکہ معظمہ پہنچ کر خالد ابن ولید کو لشکر کے ایک حصہ کے ساتھ روانہ کیا اور حکم دیا کہ مکہ میں اوپر کی جانب سے داخل ہوں اور فرمایا کہ جو تم سے لڑائی نہ کرے تم بھی اس سے لڑائی نہ کرنا۔ دوسری جانب سے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور چند آدمیوں کے علاوہ عام معافی کا اعلان فرما دیا۔ اس لیے لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ یہ غزوہ رمضان المبارک ۸ھ میں پیش آیا۔

غزوہ حنین

فتح مکہ کے بعد عام طور سے عرب اسلام کا حلقہ بگوش ہو گیا تھا البتہ دو قبیلے ہوازن اور ثقیف غیرت کی وجہ سے آمادۂ جنگ ہو کر مسلمانوں سے قتال کے لیے بڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو بارہ ہزار کا لشکر مقابلہ کے لیے جمع کیا اور روانہ ہوئے، اب تک ہوئے تمام غزوات میں اسلامی لشکر کی یہ سب سے بڑی تعداد تھی، جب یہ لشکر وادیٔ حنین میں پہنچا تو دشمن جو پہاڑی گھاٹیوں میں پہلے سے چھپے ہوئے تھے فوراً مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے، چوں کہ ابھی تک صف بندی نہیں ہوئی تھی اس لیے اسلامی لشکر کا اگلا حصہ پسپا ہونے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت عباسؓ نے ایک دلیرانہ آواز دی جس سے مسلمانوں کے قدم جم گئے۔ اس کے بعد آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر لشکر غنیم کی طرف پھینکی جس کو خدا تعالےٰ نے مخالف لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھوں میں پہنچا دیا، آخر کار مخالفین مرعوب و مغلوب ہو کر بھاگے، مسلمانوں کے صرف چار آدمی شہید ہوئے اور کفار ستر سے زیادہ مارے گئے۔ یہ غزوہ شوال ۸ھ میں پیش آیا۔

غزوۂ تبوک

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ غزوۂ موتہ کے شکست خوردہ رومیوں نے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے مقام تبوک میں بہت کچھ تیاریاں کر رکھی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جہاد کی تیاری شروع کی، چندہ کیا گیا، تیاری مکمل ہو جانے پر تیس ہزار صحابہ کی جمعیت کو لیکر۔۔۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لے چلے، جب آپ وہاں پہنچے تو اس جگہ کوئی نہ تھا، تقریباً پندرہ بیس روز تک آپ وہیں مقیم رہے لیکن کوئی مقابلہ پر نہیں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا۔ یہ غزوہ رجب ۹ھ میں پیش آیا۔[1]

---

[1] ماخوذ سیرت مغلطائی، بحوالہ تاریخ الاسلام، سیرت خاتم الانبیاء۔

اسلامی آداب کا بیان

کھانے کے آداب

(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر کلی کرو (۲) بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو (۳) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ (۴) چھوٹا لقمہ کھاؤ اور زیادہ گرم کھانا نہ کھاؤ (۵) روٹی پر پیالہ یا اور کوئی برتن نہ رکھو (۶) رکابی یا پیالہ میں ہاتھ نہ جھٹکو (۷) روٹی سے چاقو، چھری، یا ہاتھ نہ پونچھو (۸) کھانے میں پھونک مت مارو (۹) کم سے کم انگلیاں استعمال کرو (۱۰) ادب سے بیٹھو تکیہ لگا کر یا پالتی مار کر نہ بیٹھو (۱۱) لیٹ کر یا کھڑے ہو کر بلا ضرورت نہ کھاؤ (۱۲) نمکین سے کھانا شروع کرو اور نمکین پر ہی ختم کرو (۱۳) کھانے سے فارغ ہو کر دعا پڑھو پھر ہاتھ دھو، جی چاہے تو صابن استعمال کرو اور کلی کرو (۱۴) اگر دوسروں کے ساتھ کھانا کھا رہے ہو تو شروع کرتے وقت بڑوں کا انتظار کرو (۱۵) بازار میں یا سڑک کے کنارے، چلتے پھرتے اور ایسی جگہ جہاں کھانا اچھا نہ سمجھا جاتا ہو کھانا مت کھاؤ۔

پینے کے آداب

(۱) داہنے ہاتھ سے پینے کا برتن پکڑنا (۲) پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہو کر بلا ضرورت پانی پینا منع ہے (۳) بسم اللہ کہہ کر پینا اور پی کر الحمد للہ کہنا

(۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منھ سے الگ کرنا (۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا (۶) آبِ زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

ملاقات کرنے کے آداب

(۱) گفتگو جس سے بھی کرو نرمی سے کرو (۲) ہر ایک لفظ کو صحیح اور اتنی آواز سے ادا کرو جس سے وہ سن لے اور ناگوار بھی نہ ہو (۳) جلدی جلدی مت بولو (۴) اچھے اور آداب کے الفاظ ادا کرو مثلاً اس طرح کہو فرمایئے، تشریف لایئے وغیرہ (۵) جب تک دوسرے آدمی کی بات پوری نہ ہولے تم اپنی بات شروع مت کرو۔ (۶) اگر گفتگو کے بیچ جماہی یا چھینک آجائے تو پہلے دوسری طرف منھ کر کے جماہی لے لو یا چھینک لیلو پھر بات کرو (۷) جب تم سے کوئی بات کہی جائے تو پوری توجہ سے سنو اور اس کا جواب، ہاں یا نہیں سے ضرور دیدو (۸) جب تم سے کوئی کام بتایا جائے تو واپس آکر اس کے ہونے یا نہ ہونے کی اطلاع ضرور دیدو (۹) اگر کوئی تمہیں آڑ سے پکارے تو فوراً جواب دو مثلاً میں آرہا ہوں، ایسا نہ ہو کہ تم چپ رہو اور وہ بار بار پکارتا رہے (۱۰) کوئی بات جب تک تحقیق سے معلوم نہ ہو جائے اس کا تذکرہ نہ کرو۔

مجلس کے آداب

(۱) کسی مجلس میں جاتے وقت صفائی کا اہتمام کرو (۲) اس کی کوشش کرو کہ منھ سے بیڑی، سگریٹ، تمباکو، پیاز وغیرہ کی بدبو نہ آئے (۳) مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جاؤ (۴) کسی سے کانا پھونسی مت کرو (۵) مجلس میں

کسی سے بیہودہ حرکت ہو جاتے تو باہر آکر اس کا تذکرہ مت کرو (۶) مجلس میں بیٹھ کر ہنسنا آنکھ ناک سے ایک دوسرے کو اشارہ کرنا، کھنکارنا.. بلاضرورت کھانسنا، جماہی لینا، سب اسلامی تہذیب کے خلاف ہے (۷) راستہ کے کنارہ پر مت بیٹھو، (۸) اپنے بڑے سے بالکل مل کر بھی نہ بیٹھو اور نہ اتنی دور کہ بات کرنے میں پریشانی ہو۔

کسی کے یہاں جانے کے آداب

(۱) جب کسی کے یہاں جاؤ تو اسلامی تہذیب اور سنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے اوّل سلام کرو (۲) اس کے بعد اجازت ملنے پر مکان میں داخل ہو (۳) ایسے وقت جاؤ جو ملنے کا وقت ہو سونے، آرام کرنے کھانا کھانے یا ناشتہ کے وقت مت جاؤ (۴) رات کے وقت کسی کے یہاں پہنچنے سے احتیاط کرو (۵) دوست و احباب اور بال بچوں کے لیے اپنی حیثیت کا تحفہ لیجاؤ (۶) جب واپس ہونا چاہو تو اجازت مانگو پھر سلام کر کے رخصت ہو جاؤ۔

سونے کے آداب

(۱) عشاء کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے نماز پڑھ کر سو رہنا چاہیے، البتہ وعظ و نصیحت یا روزی معاش کے لیے جاگنے کی اجازت ہے (۲) باوضو سونا (۳) تین مرتبہ بستر جھاڑ لینا (۴) دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگانا (۵) سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ، چاروں قل، سورۂ ملک، سورہ الم سجدہ پڑھنا (۶) داہنی کروٹ لیٹ کر دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ

رو سونا (۷) سوتے وقت سونے کی دعاء اور تین بار استغفار پڑھنا (۸) سونے سے پہلے دروازہ بند کرنا، چراغ بجھا دینا، مشکیزہ کا منھ باندھنا، اور برتن ڈھانک دینا۔

قضاءِ حاجت کے آداب

(۱) دعاء پڑھنا (۲) دعاء کے بعد بیت الخلاء میں پہلے بایاں پیر رکھنا اور قدمچہ پر دایاں پیر رکھنا (۳) بیٹھنے کے قریب ستر کھولنا (۴) قبلہ کی طرف رخ اور پیٹھ نہ کرنا ایسے ہی چاند اور سورج کی طرف بھی رخ نہ کرنا (۵) سایہ دار درخت کے نیچے اور عام راستہ پر بول و براز نہ کرنا (۶) استنجاء کرتے وقت بات نہ کرنا (۷) پہلے ڈھیلے سے پھر پانی سے استنجاء کرنا (۸) ڈھیلوں کے استعمال میں طاق عدد کا خیال رکھنا (۹) ہڈی، کوئلے وغیرہ سے استنجاء نہ کرنا (۱۰) فارغ ہو کر بیت الخلاء سے پہلے دایاں پیر نکالنا اور دعاء پڑھنا۔

دعاء مانگنے کے آداب

(۱) اوّل وآخر درود شریف پڑھنا (۲) دونوں ہاتھوں کو سینے کے مقابل رکھنا (۳) دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھنا (۴) دعاء سرًا یعنی آہستہ مانگنا (۵) ہر دعاء کو تین بار کہنا (۶) انگلیوں اور دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف رکھنا (۷) دعاء قبول ہونے کی امید رکھنا (۸) دعاء کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیرنا۔

دعوت میں جانے کے آداب

(۱) بغیر بلائے کسی کے یہاں دعوت میں شریک نہ ہو (۲) کوئی مسلمان

دعوت دے تو (اگر خلاف شرع نہ ہو) قبول کرے (۳) دکھاوے کے لیے دعوت کرنے والے کی دعوت قبول نہ کرے (۴) علم، عمر یا مرتبہ میں بڑے لوگوں سے پہلے ہاتھ نہ بڑھائے۔ (۵) خاموش رہنے کے بجائے مفید باتیں سنے یا سنائے (۶) ساتھیوں کی رعایت کرے ان کے سامنے کھانا پیش کرے مگر اصرار نہ کرے (۷) نگاہ اپنے سامنے رکھے دوسروں کے نوالے پر نہ رکھے (۸) ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کو کراہت و نفرت پیدا ہو (۹) دوسروں سے پہلے دسترخوان سے نہ اٹھے، اگر عذر ہو تو بتا کر اٹھے (۱۰) کھانے کے بعد دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

اے اللہ ان لوگوں کو آپ نے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

خوشبو لگانے کے آداب

(۱) خوشبو (عطر) لگانے کا اہتمام کرے (۲) سونے سے بیدار ہو تو وضو کے بعد خوشبو لگائے (۳) مرد ایسا عطر استعمال کرے جس کا رنگ کپڑوں پر ظاہر نہ ہو، مگر خوشبو محسوس ہو (۴) عورت ایسا عطر استعمال کرے جس کا رنگ ظاہر ہو مگر خوشبو نہ مہکے (۵) عورت عطر لگا کر باہر نہ جائے (۶) کوئی عطر لگانے کے لیے پیش کرے تو رد نہ کرے (۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشک اور عود کی خوشبو زیادہ پسند فرماتے تھے۔

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے آداب

(۱) سر کے بالوں میں ایک دن ناغہ کر کے اور ڈاڑھی میں اکثر تیل ڈال کر کنگھا کرے (۲) تیل لگاتے وقت بسم اللہ کہے اور پہلے بھوؤں سے شروع کرے۔

(۳) کنگھی کرنے میں داہنی طرف کو مقدم کرے۔ (۴) بالوں کے بیچ سے مانگ نکالے (۵) کنگھی استعمال کرتے وقت آئینہ استعمال کرے۔ (۶) پانی لگا کر بھی ڈاڑھی مبارک میں کنگھی کرنا مسنون ہے۔

جوتے پہننے کے آداب

(۱) جوتے اور چپل پہلے سیدھے پیر میں پہننا پھر بائیں پیر میں پہننا۔ (۲) نکالتے وقت پہلے بائیں پیر سے نکالنا پھر دائیں سے نکالنا (۳) ایک پیر میں جوتا پہن کر نہ چلنا (۴) عورتوں کو مردانہ جوتے نہ پہننا (۵) جب کسی جگہ بیٹھنا ہو تو جوتے نکالدے۔ (۶) چپل نما یا کھڑاؤ نما جوتا پہننا مسنون ہے (۷) جوتا کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں طرح پہننا مسنون ہے۔

ناخن کاٹنے کے آداب

(۱) ہر ہفتہ یا پندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ چالیس دن میں ناخن تراش ڈالے (۲) بہتر ہے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشے (۳) پہلے داہنے ہاتھ کے پھر بائیں ہاتھ کے ناخن تراشے پھر دائیں پیر اور بائیں پیر کے تراشے۔ (۵) کٹے ہوئے ناخونوں کو کسی جگہ دفن کردے۔

پھل کھانے کے آداب

(۱) پھل کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔ (۲) نیا پھل سامنے آئے تو اس کو آنکھوں سے لگائے اور بوسہ دے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ۔ اے اللہ جس طرح تو نے ہمکو اس کا اول دور دکھایا

اس کا آخری دور بھی ہم کو دکھا۔

(۳) جب نیا پھل سامنے آئے تو سب سے پہلے گھر کے چھوٹے بچے یا کم عمر شخص کو دے۔
(۴) اگر طبق میں ایک ہی قسم کا پھل ہو تو اپنے سامنے سے کھائے، اگر کئی قسم کے ہوں تو جہاں سے چاہے اٹھائے۔ (۵) مجلس میں طبق سے ایک وقت میں دو دو پھل نہ اٹھائے۔

لباس کے آداب

(۱) لباس میں سادگی کا خیال رکھے، فخریہ انداز کے کپڑے نہ پہنے۔
(۲) کفار اور فاسق و فاجر لوگوں کا سا لباس نہ پہنے (۳) اگر اللہ نے مال دیا ہے تو شکریہ کے طور پر اچھا و عمدہ لباس استعمال کرے (۴) عورت مردانہ لباس اور مرد زنانہ لباس نہ پہنے (۵) عورت باریک لباس اور بے پردگی کا لباس نہ پہنے (۶) سفید لباس پسندیدہ ہے لہٰذا زیادہ تر سفید کپڑا استعمال کرے (۷) مرد خالص سرخ یعنی لال، اور ریشم و زری کا لباس نہ پہنے (۸) پہنتے وقت پہلے داہنی طرف سے پہنے اور نکالتے وقت پہلے بائیں طرف سے لباس نکالے (۹) نیا لباس جمعہ کے روز پہننا مسنون ہے۔

تعزیت کے آداب

(۱) جب کسی مسلمان کے مرنے کی خبر سنے تو "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھے (۲) میت کے گھر والوں کو تسلی دے اور صبر کی تلقین کرے (۳) تعزیت اس طرح کرے کہ جو اللہ نے لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور اللہ کے پاس ہر چیز ایک مقررہ مدت

تک کے لیے ہے لہٰذا تم صبر کرو اور ثواب حاصل کرو (۴) میت کے گھر والوں کے لیے ہو سکے تو کھانا تیار کر کے بھیجے (۵) خود میت کے گھر والوں کا کھانا نہ کھائے۔

سفر کرنے کے آداب

(۱) جب سفر کا ارادہ ہو تو پہلے اہل حقوق کے حقوق ادا کرے۔ اگر اپنے ذمہ کسی کا قرض وغیرہ ہو تو وہ ادا کرے (۲) اہل وعیال کے خرچ کا معقول انتظام کر جائے تاکہ بعد میں گھر والوں کو پریشانی نہ ہو (۳) سفر کے لیے خرچ کا معقول انتظام کرے تاکہ بعد میں دقت نہ ہو (۴) سفر میں لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور نرم طبعی سے پیش آئے۔ (۵) سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرے (۶) جب سفر کرے تو رفیق سفر تلاش کر لے تاکہ سفر میں سہولت رہے، (۷) سفر میں امیر سفر کی اطاعت کرے اس کی مخالفت نہ کرے تاکہ اتفاق واتحاد قائم رہے (۸) سفر میں جاتے وقت دوست واحباب اور بڑوں سے ملاقات کر کے رخصت ہو (۹) بہتر ہے کہ سفر جمعرات کے دن کرے اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کرنا پسند تھا (۱۰) سفر میں ضرورت کا سامان آئینہ، کنگھی، تیل کی شیشی، قینچی، لوٹا وغیرہ ساتھ رکھے (۱۲) جب سفر کا مقصد پورا ہو جائے تو واپسی میں جلدی کرے، بلا ضرورت سفر میں رہنا اچھا نہیں (۱۳) جب گھر میں داخل ہوں تو سب سے پہلے سلام کرے (۱۴) سفر سے واپسی پر اہل وعیال اور دوست واحباب وغیرہ کی خیریت معلوم کرے (۱۵) جب سفر کرے تو مسنون دعاء وغیرہ پڑھ کر سفر کی ابتدا کرے۔ [1]

[1] شمائل ترمذی، شمائل کبریٰ از جلد اول تا پنجم، سنت رسول کی خوشبو، آداب المعاشرت۔

خُطباتِ ماثورہ کا بیان

خُطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ؛ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَمَّا بَعْدُ؛

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ٭ اَوْ كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ ؛

ایجاب وقبول کرانے کا طریقہ

مسماۃ نسیمہ خاتون بنت محمد ایوب بعوض مہر پچاس تولہ چاندی یا پانچ ہزار روپے زوجیہ بنا کر ایک وکیل دو گواہوں اور مجمع عام کی موجودگی میں آپ کے نکاح میں دی جاتی ہے، آپ نے قبول کی؟ لڑکا (دُلہا) اس کے جواب میں کہے ہاں میں نے قبول کی۔

ھدایت:۔ اگر لڑکا نابالغ ہو تو اس کی طرف سے اس کا ولی قبول کرے۔

۱ــــ ایجاب وقبول ایک مرتبہ کافی ہے، تین مرتبہ قبول کرانا نہ سنت ہے اور نہ مستحب، محض رسم ہے۔

۲ــــ ایجاب وقبول کے وقت کلمۂ شہادت پڑھوانا بھی ضروری نہیں، ہاں اگر کسی جگہ دین سے آزادی اور بد دینی کا ماحول ہو یا لڑکے کے اعتقاد میں شبہ ہو تو وہاں مضائقہ نہیں۔

۳ــــ کم سے کم مہر کی مقدار ۳۲ گرام چاندی ہے اس سے کم مہر نہیں ہوتا۔

۴ــــ مہر فاطمی کی مقدار ایک کلو ۵۳۱ گرام چاندی ہے۔

مسئلہ:۔ نکاح میں خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں ہے کیوں کہ صحت نکاح کی شرط شاہدین (دو گواہوں) کا ہونا اور رکن ایجاب وقبول ہے

خطبہ اولیٰ برائے جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ؛ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یُرْجٰی بِکَشْفِ الشَّدَائِدِ
اِلَّا ھُوَ؛ وَلَا یُدْعٰی بِرَفْعِ الْمَکَائِدِ اِلَّا ھُوَ؛ وَمَا مُرَادُ
الْعَاشِقِیْنَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوَ؛ وَمَا مَطْلُوْبُ الْوَاصِلِیْنَ
فِی الْکَوْنَیْنِ اِلَّا ھُوَ؛ اَلْمَخْلُوْقُ کُلُّھُمْ ضُعَفَاءُ؛ لَا قَوِیَّ
اِلَّا ھُوَ؛ وَالنَّاسُ کُلُّھُمْ فُقَرَاءُ لَا غَنِیَّ اِلَّا ھُوَ؛ لَا وَاجِدَ
وَلَا مَاجِدَ اِلَّا ھُوَ؛ لَا حَافِظَ وَلَا نَاصِرَ اِلَّا ھُوَ؛ غَافِرِ الذَّنْبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ؛ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِنَ السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ؛ وَمَنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
اِلَّا ھُوَ؛ وَمَنْ یَّعْلَمُ الْجَھْرَ وَالسِّرَّ اِلَّا ھُوَ؛ مُوْسٰی عَلَی
الطُّوْرِ حِیْنَ نَادَاہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ؛ یُوْنُسُ فِیْ
بَطْنِ الْحُوْتِ حِیْنَ نَادَاہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ؛
یُوْسُفُ فِیْ قَعْرِ الْبِئْرِ حِیْنَ نَادَاہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ؛
اِبْرٰھِیْمُ فِیْ نَارِ الْحَرِیْقِ حِیْنَ نَادَاہُ قَالَ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ؛ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَھُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ؛ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ؛ اِعْلَمُوْا

اَنَّ الدُّنْيَا دَائِرَةٌ وَلَذَّتُهَا فَانِيَةٌ وَطَاعَتُهَا بَاقِيَةٌ وَحَاصِلُهَا فَوْتٌ وَاٰخِرُهَا مَوْتٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۞ اِخْوَانِيْ لَنَا بَدَنٌ ضَعِيْفٌ ضَعِيْفٌ وَسَفَرٌ طَوِيْلٌ طَوِيْلٌ وَزَادٌ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ ۞ وَبَحْرٌ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ ۞ وَالنَّارُ حَرِيْقٌ حَرِيْقٌ ۞ وَالصِّرَاطُ دَقِيْقٌ دَقِيْقٌ ۞ وَالْمِيْزَانُ عَدِيْلٌ عَدِيْلٌ وَالْقِيَامَةُ قَرِيْبٌ قَرِيْبٌ وَالْحَاكِمُ رَبٌّ جَلِيْلٌ جَلِيْلٌ ۞ وَالْمُنَادِيْ جِبْرِيْلُ وَتَقُوْلُ الْجَنَّةُ وَعْدِيْ وَعْدِيْ وَتَقُوْلُ النَّارُ عَهْدِيْ عَهْدِيْ وَتَقُوْلُ الْكَعْبَةُ زُوَّارِيْ زُوَّارِيْ وَيَقُوْلُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ نُوْحٌ نَجِيُّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ اِسْمٰعِيْلُ ذَبِيْحُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ سُلَيْمَانُ صَاحِبُ الْمَمْلَكَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ يُوْسُفُ صِدِّيْقُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ نَفْسِيْ يَا رَبِّ نَفْسِيْ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُنَا وَنَبِيُّنَا وَهَادِيْنَا وَشَفِيْعُنَا وَسَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ

وَيَقُوْلُ الْجَلِيْلُ الْجَبَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ عَمَّ نَوَالُهٗ حَبِيْبِيْ يَاعِبَادِ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؞

خطبہ اولیٰ برائے جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَكْرَمِ، اَلَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَكَرَّمَ ؞ وَعَلَّمَهٗ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ يَعْلَمْ فَسُبْحَانَ الَّذِيْ لَايُحْصِيْ اِمْتِنَانُهٗ بِاللِّسَانِ وَلَابِالْقَلَمِ ؞ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اُوْتِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَكَرَائِمَ الْحِكَمِ ؞ وَمَكَارِمَ الشِّيَمِ ؞ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؞ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً ؞ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ؞ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ؞ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا ؞ وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ ؞ اَعُوْذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ
الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ
يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

خطبۂ اولیٰ برائے جمعہ

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ
حَيًّا قَيُّوْمًا عَالِمًا قَدِيْرًا مُّدَبِّرًا سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ۞ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ ؛ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَاُكَبِّرُهٗ تَكْبِيْرًا ۞ وَنَشْهَدُ اَنَّ
سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۞
الَّذِىْ اُرْسِلَ اِلَى النَّاسِ كَآفَّةً بَشِيْرًا وَّ
نَذِيْرًا ۞ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۞ اَمَّا بَعْدُ : فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْٓا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَ
اِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْٓا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ ۞

فَإِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ أَجَلٍ
قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ ۞ وَبَيْنَ
أَجَلٍ قَدْ قَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ ۞
فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ وَمِنْ حَيَاتِهٖ
لِمَوْتِهٖ ۞ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ
لِآخِرَتِهٖ ۞ فَإِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَإِنَّكُمْ
خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ ۞ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ
الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ
إِلَّا الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ ۞ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ
قَرِيْبٌ ط أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝
أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ
أَجْمَعِيْنَ ۞

خطبہ ثانیہ برائے جمعہ وعیدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَسْتَعِيْنُهٗ وَأَسْتَغْفِرُهٗ وَ
نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا

هَادِیَ لَهُ ؛ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ؛ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ ؛ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا م
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ؛ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ؛
وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْاً ؛
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ ، وَصَلِّ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ ؛
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ
بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍؓ ؛ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ
عُمَرُؓ ؛ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُؓ ؛ وَاَقْضَاهُمْ
عَلِيٌّؓ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ،
وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؛
وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ ؛ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ؛ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّ
بَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ؛ اَللّٰهَ ؛ اَللّٰهَ ؛ فِيْٓ
اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ؛
فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْٓ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ

فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ ۞ وَخَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ
الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۞
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ
حَامِلُ لِوَآءِ الْاِسْلَامِ فَمَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ
اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ۞
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ
ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○

جمعہ کا مختصر خطبہ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۞ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ ۞ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
حَامِلُ الْقُرْاٰنِ حَامِلُ لِوَآءِ الْاِسْلَامِ فَمَنْ
اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللّٰهِ ۞ اَوْ كَمَا جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ ۞

اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ!

جمعہ کا مختصر خطبۂ دوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا: مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؛ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ؛ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؛ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَحْفَادِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؛ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ ؛ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ ؛ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ رضی اللہ عنہ ؛ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَيْنِ رضی اللہ عنہ ؛ وَعَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى رضی اللہ عنہ ؛ وَالْحَسَنَيْنِ رضی اللہ عنہما ؛ وَعَلٰى اُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رضی اللہ عنہا ؛ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ رضی اللہ عنہما ؛ وَعَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهِمْ

بِالْاِیْمَانِ ۞ وَتَابَعَهُمْ بِالْاِحْسَانِ ۞ اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۞
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۞

جمعہ کے خطبہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

حنفیہ رح کے نزدیک خطبہ کے صحیح ہونے کی چھ شرائط ہیں۔
(۱) خطبہ نماز سے پہلے ہونا (۲) خطبہ ہی کی نیت سے خطبہ پڑھنا۔
(۳) خطبہ وقت کے اندر ہونا (۴) کم سے کم ایک شخص اس کو سننے والا موجود ہونا (۵) یہ شخص ان لوگوں میں سے ہو جن کے ساتھ نماز جمعہ ہوسکتی ہو (۶) خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ نہ ہونا۔

خطبہ کی سنتیں

خطبہ میں پندرہ سنتیں ہیں۔
(۱) طہارت یعنی باوضو ہوکر خطبہ پڑھنا (۲) کھڑا ہوکر خطبہ دینا (۳) قوم کی طرف متوجہ ہونا (۴) خطبہ سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ پڑھنا۔
(۵) لوگوں کو خطبہ سنانا (۶) خطبہ الحمد سے شروع کرنا (۷) اللہ کی ایسی تعریف کرنا جو اس کے لائق ہو (۸) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، پڑھنا (۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا (۱۰) وعظ و نصیحت کا ذکر کرنا۔
(۱۱) قرآن شریف پڑھنا (۱۲) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود دوسرے خطبہ میں پڑھنا (۱۳) مسلمان مردوں اور عورتوں

کے لیے دعا کرنا (۱۴) خطبہ میں تخفیف کرنا (۱۵) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔

خطبہ کے مستحبات

خطبہ کے اندر چار مستحبات ہیں۔

(۱) بلند آواز سے خطبہ دینا (۲) منبر پر خطبہ دینا (۳) خطبۂ ثانیہ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ، سے شروع کرنا (۴) دوسرے خطبہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب، ازواجِ مطہرات، خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ وعباس رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنا۔

مسئلہ:۔ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور خطبہ کا سننا ان لوگوں پر واجب ہے، جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں، پس اگر کوئی شخص خطبہ ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا، اس کی نماز ہو گئی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور آنے میں تاخیر ہوئی، اس سے توبہ واستغفار کرے اور آئندہ احتیاط رکھے۔

مسئلہ:۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت (تکبیر) کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے، خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو اس کے بعد خطبے کے اعادہ کی ضرورت ہے۔

مسئلہ:۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ سے پڑھے بسم اللہ نہ پڑھے۔

خُطبۂ عید الفطر

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ ، ذِي الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْإِحْسَانِ ، ذِي الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْإِمْتِنَانِ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ أَرْسَلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ ، وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ، وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ، أَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ بَحْرِ عَوَائِدِ الْإِحْسَانِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ وَرَجَاءِ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ

أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ؛
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ
يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ
مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ أَجِيْرٍ وَّفّٰى
عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرُهٗ ؛
قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ
عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ
لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ
سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ؛ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؛ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ
شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بَيْنَ أَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ
التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ ؛ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ
أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ ؛ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝

خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّـذِیْ
جَعَلَ لِکُلِّ اُمَّـۃٍ مَّنْسَکًا لِّیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ
عَلٰی مَا رَزَقَھُـمْ مِّنْ بَہِیْمَـۃِ الْاَنْعَامِ وَعَلَّمَ
التَّوْحِیْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ ؁ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ ؁ وَنَشْہَـدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَـہٗ ؛ وَنَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہُ الَّـذِیْ ھَدَانَآ اِلٰی
دَارِ السَّلَامِ ؁ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؁ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِـہٖ وَاَصْحَابِـہٖ الَّـذِیْنَ قَامُوْا
بِاِقَامَۃِ الْاَحْکَامِ ؁ وَبَذَلُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُـمْ
فِیْ سَبِیْـلِ اللّٰہِ فَیَا لَھُـمْ مِّنْ کِرَامٍ ؁ وَسَلَّمَ
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ؁ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؁ اَمَّا بَعْدُ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ شَرَعَ کُمْ
مَا فِیْـہِ مَعَ اَعْمَالٍ اُخَرَ وَبَیَّنَ نَبِیُّہٗ وَصَفِیُّہٗ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَهَا وَفَضَائِلَهَا: وَ
دَوَّنَ عُلَمَاءُ اُمَّتِهٖ مِنْ سُنَنِهٖ فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ
مَسَائِلَهَا: اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ
اللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ: فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ
النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا
وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ
بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا: اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ،
وَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ
اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ
اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ:
اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ
اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ: وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً لِاَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ
فَلَا يَحْضُرُ مُصَلَّانَا: اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ: وَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ اَلْاَضَاحِيُّ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى:

وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُهُ وَهٰذَا بَعْضٌ مِّنَ الْفَضَائِلِ ؕ وَتَعَلَّمُوا مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَسَائِلَ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ○

عیدین کا خطبہ

دونوں عیدوں میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہوتے ہیں، اور دونوں کے بیچ میں بیٹھنا سنت ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں نماز کے بعد، عیدین کا خطبہ سنت ہے، بہت سے لوگ خطبہ سنے بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔

اس خطبہ میں بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح بات چیت کرنا، کوئی حرکت کرنا، چندہ وغیرہ کرنے کے لیے صفوں کے بیچ میں پھرنا سخت منع ہے۔ جس طرح جمعہ کے خطبہ کے بعد دعا نہیں ہوتی اسی طرح اس خطبہ کے بعد بھی دعا نہیں، بس نماز کے بعد دعا ہو چکی۔ [1]

---

[1] خطبا الاحکام، خطبات الجمعہ، خطباتِ ماثورہ، مسائل عیدین، خطبہ شہید۔

دلیلِ قطعی وہ دلیل ہے جس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو اور نہ ہی اس میں کسی امام کا اختلا

چہل حدیث

① اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ؛

سارے اعمال نیتوں سے ہیں۔

② اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ ؛

آپس میں سلام کو عام کرو۔

③ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ ؛

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

④ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ؛

چغل خور اوّل وہلہ جنت میں نہ جائے گا۔

⑤ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ؛

رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

⑥ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛

ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

⑦ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ ؛

ٹخنوں کا جو حصہ پاجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

---

(۱) بخاری و مسلم (۲) مشکوٰۃ شریف (۳) بخاری و مسلم (۴) بخاری و مسلم۔
(۵) بخاری و مسلم (۶) بخاری و مسلم (۷) بخاری و مسلم۔

(۸) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔
مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۹) مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ کُلَّہٗ ،
جو شخص نرم عادت سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

(۱۰) مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا ،
جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۱) اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ،
جب حیا و شرم ختم ہو گئی تو جو چاہے کر۔

(۱۲) اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ ،
اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ عمل زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

(۱۳) لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ اَوْ تَصَاوِیْرُ ،
اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(۱۴) اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا ،
تم میں وہ شخص میرے نزدیک محبوب ہے جو اچھے اخلاق والا ہے۔

(۱۵) اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ ،
دنیا مسلمان کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

(۱۶) لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ ،
مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے۔

---

(۸) بخاری و مسلم (۹) بخاری و مسلم (۱۰) بخاری و مسلم (۱۱) بخاری و مسلم (۱۲) بخاری و مسلم۔
(۱۳) بخاری و مسلم (۱۴) بخاری و مسلم (۱۵) بخاری و مسلم (۱۶) بخاری و مسلم۔

(۱۷) اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ ؛

حقیقی غناء دل کا غناء ہوتا ہے۔

(۱۸) کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ ؛

دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہ گذر رہتا ہے۔

(۱۹) کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ ؛

انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سُنے لوگوں کے سامنے (بغیر تحقیق کیے) بیان کرنا شروع کر دے۔

(۲۰) مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ؛

جو کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب چھپائیں گے۔

(۲۱) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ ؛

سب سے سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

(۲۲) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ ؛

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

(۲۳) لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ؛

کوئی بندہ اس وقت تک پورا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(۲۴) اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ ؛

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔

---

(۱۷) بخاری و مسلم (۱۸) بخاری و مسلم (۱۹) مسلم از مشکوٰۃ (۲۰) بخاری و مسلم۔
(۲۱) بخاری و مسلم (۲۲) مسلم شریف (۲۳) بخاری و مسلم (۲۴) بخاری و مسلم۔

(۲۵) كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ :
ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔

(۲۶) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ :
وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔

(۲۷) اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي :
میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں آئے گا۔

(۲۸) لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا :
آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کے در پے نہ ہو اور آپس میں بغض اور حسد نہ رکھو۔

(۲۹) اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ :
پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔

(۳۰) اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا :
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔

(۳۱) لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ :
قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔

(۳۲) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا :
جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

(۳۳) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ :
سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

---

(۲۵) مسلم شریف (۲۶) مسلم شریف (۲۷) بخاری و مسلم (۲۸) بخاری و مسلم (۲۹) مسلم شریف۔
(۳۰) مسلم شریف (۳۱) مسلم شریف (۳۲) مسلم شریف (۳۳) مشکوٰۃ شریف۔

(۳۴) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ ؛

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے آئینہ ہے۔

(۳۵) اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ ؛

اپنے کاموں کی تکمیل میں رازداری کی مدد لو۔

(۳۶) اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ ؛

نیک بخت وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

(۳۷) اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ،

بیشک بعض اشعار میں دانائی کی بات اور بعض تقریروں میں جادو کا سا اثر ہوتا ہے۔

(۳۸) لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ ؛

جو لوگوں کا ممنونِ احسان نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(۳۹) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ ،

گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کے مانند ہو جاتا ہے۔

(۴۰) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ ؛

سب اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

---

(۳۴) ترمذی شریف (۳۵) ابوداؤد شریف (۳۶) طبرانی بحوالہ اربعین (۳۷) مشکوٰۃ شریف۔
(۳۸) ترمذی شریف (۳۹) مشکوٰۃ شریف (۴۰) مسلم شریف۔

دین کی اہم معلومات

حق تعالیٰ نے امت محمدیہ کی کامیابی دین میں رکھی ہے، زندگی کے ہر شعبے میں اللہ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق چلنے کا نام دین ہے، اور دین کے ساتھ زندگی گذارنے پر یہاں دنیا کی زندگی سے لے کر آخرت کی ہمیشہ کی زندگی میں کامیابی ہے

دین کے پانچ شعبے ہیں

(۱) ایمانیات (عقائد) (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) اخلاقیات (۵) معاشرت

پہلا شعبہ ــــــــ ایمانیات

ایمانیات (عقائد) تو بہت سارے ہیں اور تمام ہی ضروری ہیں جو قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہیں، اسلامی عقائد کو معلوم کرنا اور ان کے مطابق اپنا یقین بنانا بہید ضروری ہے، چند ضروری عقائد راہ تربیت کے حصہ اول میں بیان کئے گئے ہیں انکو دیکھ لیا جائے۔

عقیدہ کی اہمیت

دل سے جس بات کا یقین کرلیا جائے اسے عقیدہ کہتے ہیں عقیدہ ہی وہ چیز ہے جس پر موت کے بعد آرام سے رہنے یا عذاب میں رہنے کا مدار ہے، عقائد اگر صحیح ہوں گے تو آخرت میں نجات ہوگی ورنہ ہمیشہ کا عذاب

بھگتنا پڑے گا، اس لیے اپنے عقائد درست کرنا اور اپنے بچوں کو صحیح عقائد سمجھانا ہماری زندگی کا سب سے بڑا فریضہ ہے، اور اسی میں ہماری اور ہماری اولاد کی ہمدردی ہے۔

دوسرا شعبہ ــــــ عبادات

عبادات میں چار چیزیں آتی ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، چاروں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) نماز

عبادات میں سب سے اہم نماز ہے، قرآن و حدیث میں اس کی بہت سخت تاکید آئی ہے، سورۂ روم میں فرمایا اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (سورۂ روم) ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ۔ سورۂ مریم میں متعدد انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (سورۂ مریم) ترجمہ: سو آگئے ان کے بعد ایسے ناخلف جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشات نفس کے پیچھے پڑے سو عنقریب اپنی گمراہی کی سزا پائیں گے۔

نماز کی اہمیت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ ترجمہ: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (امنہات)

نماز چھوڑنے پر وعید

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وَلَا تَتْرُكُنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔ (ترغیب)

ترجمہ: اور فرض نماز ہرگز جان کر مت چھوڑ کیوں کہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا، یعنی دنیا و آخرت میں اسے عذاب و تکلیف سے اور ذلت سے بچانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر نہیں رہی۔

(۲) زکوٰۃ

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے شریعت اسلامیہ میں زکوٰۃ کی بھی بہت بڑی اہمیت ہے، قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۔ (سورۂ حم سجدہ)
ترجمہ: اور خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں اللہ ان پر قحط کی مصیبت ڈالدیتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں ان کی سزا میں بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوں تو ذرا بارش نہ ہو۔ (ترغیب)

زکوٰۃ ادا کرنے کے منافع

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس کا مال شر سے دور ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا علاج یہ کرو کہ صدقہ دو اور دعا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے کے ذریعہ آنے والی مصیبتوں کی موجوں کا استقبال کرو۔ (مشکوٰۃ)

(۳) روزہ

اسلام کا چوتھا رکن رمضان کے روزے رکھنا ہے، روزہ بدنی عبادت ہے جو پہلی امتوں پر بھی فرض تھا، جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۔ ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو یہ روزے چند دن کے ہیں۔

روزے کی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

اور بعض روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

روزہ نہ رکھنے پر وعید

ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شرعاً جسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہ ہو اور عاجز کرنے والا مرض بھی لاحق نہ ہو اس نے اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی اس ایک روزہ کی تلافی نہ ہوگی اگرچہ عمر بھر روزے ہی رکھ لے۔ (ترمذی)

(۴) حج

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، نماز، روزہ جانی عبادت ہے اور زکوٰۃ وصدقات مالی عبادت ہے اور حج مالی عبادت بھی ہے اور جانی بھی اس میں پیسہ بھی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بھی اٹھانی پڑتی ہے۔ سورۂ آلِ عمران میں ارشاد خداوندی ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ ترجمہ:۔ اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا لازم ہے اس شخص پر جو کہ طاقت رکھے وہاں تک راستہ کی اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے غنی ہے ——— آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ استطاعت کیا چیز ہے جس کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر خرچ اور سواری اس سے معلوم ہوا مکہ معظمہ تک آنے جانے اور حج کے اخراجات ملکیت میں ہونے سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

حج کی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا عرض کیا گیا اس کے بعد کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا عرض کیا پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ حج جس میں گناہ نہ کئے ہوں اور ریاکاری نہ ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ (بخاری)

حج نہ کرنے پر وعید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو سخت مجبوری یا ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض نہ روکے اور بلا حج کئے مرجائے تو چاہے یہودی ہوکر مرجائے اور چاہے تو نصرانی ہوکر مرجائے۔ (دارمی)

تیسرا شعبہ ——— معاملات

اللہ پاک نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جس طرح امت کو عقائد وعبادات کے بارے میں ہدایت دی ہے اسی طرح خرید وفروخت اور تجارت وغیرہ معاملات کے بارے میں بھی (جو بظاہر انسان کی خالص دنیوی ضرورت ہے) ہدایت فرمائی ہے لہٰذا اس شعبہ سے متعلق شریعت محمدی کی پابندی کرنا بھی عین عبادت ہوگا اس لیے ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ کمانے میں حرام وحلال کا دھیان رکھے اختصار کی وجہ سے معاملات کی تفصیل اس کتاب میں نہیں لائی جاسکتی۔

ہمارے لیے ضروری ہے کہ فقہ کی کتابوں سے حلال پیشے معلوم کرے جو تجارت یا ملازمت کرنا چاہے پہلے اس کا شرعی حکم علماء کرام سے معلوم کرلے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ؕ (سورہ نساء) ترجمہ: اے ایمان والو مت کھاؤ کسی کا مال ناحق طریقے سے مگر یہ کہ تجارت ہو آپس میں رضامندی سے۔

یہ آیت دین کے بہت اہم رکن سے متعلق ہے اور وہ اہم رکن معاملات کی درستی اور اس کی صفائی سے ہے۔ یعنی انسان کا معاملات میں اچھا ہونا یہ دین کا بہت اہم باب ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ دین کا جتنا اہم باب ہے ہم لوگوں نے اتنا ہی اسکو اپنی زندگی سے خارج کر رکھا ہے، ہم نے دین کو صرف چند عبادات مثلاً نماز، روزہ

حج، زکوٰۃ، عمرہ، وظائف، اور اوراد میں منحصر کر لیا ہے لیکن روپے پیسے کے لین دین کا جو باب ہے اس کو ہم نے بالکل آزاد چھوڑا ہوا ہے گویا کہ دین سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں حالاں کہ اسلامی شریعت کے احکام کا جائزہ لیا جائے تو نظر آئے گا کہ عبادات سے متعلق جو احکام ہیں وہ ایک چوتھائی ہے اور تین چوتھائی احکام معاملات اور معاشرت سے متعلق ہیں۔

چوتھا شعبہ ــــــ معاشرت

حقوق العباد سے بے فکری

حقوق العباد کا معاملہ بہت اہم ہے عام طور پر اس کی پرواہ نہیں ہوتی دینداری بس نماز اور روزہ میں رہ گئی حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے تھے اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ستر نافرمانیاں لے کر قیامت کے میدان میں پہنچے تو یہ اس سے ہلکا جرم ہے کہ کسی بندہ کا ایک حق اپنے ذمہ لے کر میدان قیامت میں حاضر ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور بندے محتاج ہیں اس لیے ان کے حقوق کا دھیان رکھنا اور حقوق العباد سے پاک ہونا نہایت اہم اور ضروری ہے۔

مسلمان کسے کہتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)۔ اس سے بعض اوقات لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے محفوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا غیر مسلموں کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت اس حدیث میں موجود نہیں، حالاں کہ یہ بات درست نہیں یہ حکم مسلم غیر مسلم سب کے لیے برابر ہے کہ اپنی ذات سے غیر مسلم کو بھی تکلیف پہنچانا جائز نہیں بل کہ جانوروں کو بھی تکلیف پہنچانا درست نہیں ان کی بھی رعایت کرنا ضروری ہے البتہ

اگر کافروں کے ساتھ جہاد ہو رہا ہو اور حالت جنگ ہو تو اس کے احکام الگ ہیں۔

پانچواں شعبہ ـــــــ اخلاق

اخلاق اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے معزز و مکرم بنایا اور دوسری بہت سی مخلوقات پر اسے فضیلت دی اور اس کے مزاج میں اُنس و اُلفت رکھی ہے اسی لیے اس کا نام انسان رکھا گیا ہے، اپنا الفت والا مزاج اور حاجات و ضروریات کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے ملنا جلنا، ساتھ رہنا ایک دوسرے کی ہمراہی میں سفر کرنا پڑتا ہے، اسی لیے اسے اچھے اخلاق کی تعلیم دی گئی اور برے اخلاق سے منع کیا گیا ہے ـــــــ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خوش خُلق تھے اور اللہ نے خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خلق عظیم سے نوازا تھا، سورۃ القلم میں ارشاد فرمایا وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ؁ ترجمہ: اور بے شک آپ بڑے اخلاق پر ہیں۔

حسنِ اخلاق کی فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھاری چیز جو مومن کے ترازو میں رکھی جائے گی وہ اس کا اچھا اخلاق ہوگا، پھر فرمایا بلاشبہ بد اخلاق سے اللہ تعالیٰ کو دشمنی ہے۔ (ترمذی)

برے اخلاق سے بچنے کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپس میں حسد نہ کرو، اور ایک دوسرے کو دھوکہ میں ڈالنے کے لیے بھاؤ مت بڑھاؤ اور آپس میں بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منھ نہ موڑو اور ایک شخص دوسرے کے بیع پر بیع نہ کرے، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔
پھر فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے کسی کی حالت

میں چھوڑے نہ اس سے جھوٹ بولے نہ اسے حقیر جانے اس کے بعد تین بار اپنے مبارک
سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔
پھر فرمایا کہ انسان کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو
جانے مسلمان پر مسلمان کا سب کچھ حرام ہے، اس کا خون بھی، مال بھی، آبرو بھی۔ (مسلم)

Rilal 9548228766

عرفان فولاد نگری

امداد الاسلام ہرسولی

0 8533086953

فہرست مطبوعات مکتبہ دعوۃ الصدق ہرسولی ضلع مظفر نگر (یو۔پی)

نمبر شمار	اسمائے کتب	قیمت	نمبر شمار	اسمائے کتب	قیمت
۱	اسمائے کتب	قیمت		سچ سے فائدے اور جھوٹ سے نقصانات	۵۰/-
۲	امداد السالک اوّل	۱۳۰	۱۷	نورانی ہدایت نامہ	۲۰/-
۳	امداد السالک دوم	۱۳۰	۱۸	جنگلاتی مسلمانوں پر دینی محنت	۳۰
۴	سچائی اردو	۳۰	۱۹	سچے عقائد	۲۲
۵	سچائی ہندی	۲۵	۲۰	سچی توبہ	۲۵/-
۶	احکام المیراث	۱۲۰/-	۲۱	سچ اور جھوٹ	۲۵/-
۷	ملفوظات فقیہ الاسلام	۰۰	۲۲	سچائی کا پیغام	۱۸/-
۸	راہ تربیت مکمل اردو مجلد	۸۰/-	۲۳	سچائی اور مومن	۳۵/-
۹	راہ تربیت مکمل ہندی	۶۵	۲۴	سچی دوستی	۱۲/-
۱۰	راہ تربیت مکمل انگلش	۶۵	۲۵	سچ میں ہی نجات ہے	۵/-
۱۱	قربانی کے احکام	۳۰	۲۶	آپ کی امانت آپ کی سیوا میں ہندی	[illegible]
۱۲	اصلاحی ارشادات	۱۵	۲۷	حفاظت ایمان ہندی	۱۲
۱۳	سچے واقعات	۲۵	۲۸	حیات مہربان	۲۰۰
۱۴	اسلام کی بنیادی تعلیم اردو	۳۰/-	۲۹	کلمات محمود	۲۲
	اسلام کی بنیادی تعلیم ہندی	۳۰/-	۳۰	مشائخ پر اعتراض یا اعتقاد؟	۱۲/-
۱۵	کرشمات اور عملیاتی دھوکے	۴۰/-	۳۱	طالب مجاہد	۲۲/-
۱۶	احسان و تزکیہ	۴۰/-	۳۲	رجسٹر حاضری طلبہ	۲۵/-

رجسٹر حاضری مدرسین ـــ رجسٹر نکاح ـــ رحمانی دور کاپی مجلد غیر مجلد ـــ نکاح نامہ

نقشہ امتحان اور دینی تعلیم کے رسالے وغیرہ مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔

MAKTABA DAWATUSSIDQUE

Harsauli, Distt. Muzaffarnagar (U.P.) INDIA